

www.KitaboSunnat.com

تو ہین آمیز خاکوں پر
بیت اللہ الحرام سے بلند ہوئے ای صدا

وہ خطبہ جمعہ جس سے دنیا بھر میں تحریک ناموی رسالت نے جنم لیا!



تو ہین آمیز خاکے
اسلام اور عالمی قواں میں کی نظر میں
اُمتِ مسلمہ کیلئے لائھہ عمل

تحریر: حافظ حسن مدینی
مدیر مہنامہ محدث لاہور

مَحَلَّسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ

جے ماؤنٹ ٹاؤن، لاہور

99 5866476, 5866396, 5839404



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اطْبِعُوا أَلٰهَهُ
وَاطْبِعُوا رَسُولًا

جَمِيعَ الْعِبَادَاتِ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ

مُدْعَى الْأَبْرِيْرِي

کتاب و متنی دینی پاپیلے دلی / دینی اسنادی اپنے لاب سے 12 جنوری 2020

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و متن ڈاٹ کام پر مستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلسِ حقیقۃ النّشانِ الْاسْلَمی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈ نگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ KitaboSunnat@gmail.com
- 🌐 www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام حرم کی فضیلت تاب شر راشد الغالہ

رحمتہ للعائین پر تو ہیں آمیز ظالم

بیت اللہ الحرام کا وہ خطبہ جمعہ جس سے تحریک ناموں رسالت نے جنم لیا!!

خطبہ مسنونہ کے بعد

(يَا يَاهُنَّا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا * وَدَاعِيًّا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسَرَاجًا مُبِيرًا * وَبَشَّرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا * وَلَا تُطِعِ الْكُفَّارِينَ وَالْمُنْتَقِيْنَ وَدَعْ أَذْهَمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفِيْ بِاللَّهِ وَكِيلًا) (الازاب: ٣٨، ٣٥)

”اے نبی، ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور اس کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چاغ بنا کر۔ آپ ان لوگوں کو بشارت دیں جو آپ پر ایمان لائے ہیں کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے برا فضل ہے اور آپ کفار و منافقین سے ہرگز نہ ہیں اور ان کی اذیت رسائی کی کوئی پرواہ نہ کریں، اور اللہ پر ہی بھروسہ کریں، اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ پر رب کی رحمتیں ہوں اور ان کی آل اور صحابہؓ پر جس رسول کو اللہ تعالیٰ نے شاہد اور مبشر و نذیر بنا کر بھیجا۔ شاہد ہمیشہ انصاف کرتا ہے، مبشر ہمیشہ خیر کا پیغام ہی لاتا ہے اور نذیر ہمیشہ محبت و شفقت کے ساتھ ہلاکت و تباہی سے ڈراتا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

(لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنْتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ) (آل عمران: ١٢٨)

”ویکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا مشقت میں پڑتا، اس پر سخت گرائ گزرتا ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

ترجمہ: محمد سلم صدیق ریسرچ فیلو مجلس تحقیقین الاسلامی، ماؤنٹ ناؤن، لاہور (جامعہ رحمانیہ)

اے لوگو! دنیا کے کائنات پر اس دن صحیح طلوع ہوئی اور انسانی زندگی کی نشود ٹانی کا آغاز ہوا جب سب سے پہلے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے انسانی کشتم کا پتوار اپنے ہاتھ میں لیا، ان پر میرے پروردگار کی طرف سے بے شمار درود و السلام ہو۔

اللہ کی قسم! اگر آج اس عظیم ترین انسان صلی اللہ علیہ و آله و سلم کا دفاع نہ کیا گیا تو روزے زمین کی رونقوں اور بھلائیوں کی بساط پر دی جائے گی اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نمبر پر جلوہ گر ہوتے تو وہ کامپنے لگتا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے لئے نمبر پر چڑھتے تو آواز بلند ہو جاتی، چہرہ سرخ ہو جاتا، یوں محسوس ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم ایک حملہ آور لشکر کی اطمینان دینے والے ہیں۔

معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم عبودیت کی سیڑھی پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہی تک پہنچ، اس روز جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک سیر کروائی:

أَسْرَىٰ بَكَ اللَّهُ لَيْلًا إِذْ مَلَائِكَهُ
نَسَا رَأْوَكَ بِهِ اسْتَسْقُوا بِسِيدِهِمْ
مَسَىٰ وَرَاءَكَ مِنْهُمْ كُلَّ ذِي خَطَرِ
يُبَتِّي السَّمَاوَاتِ أَوْمًا فَوْقَهُنَّ دُجْنِي
رَكْوَبَةٌ لَكَ مِنْ عَزٍّ وَمِنْ شَرَفِ
شَيْءَةٌ الْخَالِقُ الْبَارِيُّ وَصَنَعْتَهُ وَالْتَّهُمَّ

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے علاوہ کسی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، جیسا کہ فرمانِ الہی ہے:
﴿لَعَمِرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (بُحْر٢: ۷۲)

”تیری جان کی قسم! اے نبی، اس وقت ان پر نشرہ چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپ سے باہر ہوئے جاتے تھے۔“
حضرت ابن عباس رض کا قول ہے:

”ما خلق الله وما ذرع نفساً أكرم من محمد صلی اللہ علیہ و آله و سلم وما سمعتُ الله أقسم بحياة أحد غيره“
”الله تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے زیادہ عزت والا کوئی ذی نفس پیدا نہیں کیا۔ اور میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے علاوہ کسی اور انسان کی زندگی کی قسم کھائی ہو۔“ (غیر طبری: ۲۲۱۳)

* رسول اللہ ﷺ پر بے شمار درود وسلام ہوں۔ وہ اولاد آدم کے سردار اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں، وہ سب سے پہلے قبر سے اٹھیں گے، وہ سب سے پہلے سفارش کریں گے اور ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ حمد کا جہندا روزِ قیامت ان کے ہاتھ میں ہوگا اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

* آپ ﷺ کا نام محمد ہے جو حمد سے مشتق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کائنات میں سے سب سے بڑھ کر اللہ کی تعریف و شکر کرنے والے تھے۔

* اور آپ کے والد کا نام عبد اللہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے مانع ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ ﷺ کو عبد اللہ و رسولہ کہہ کر پکارا جائے کیونکہ وہی اللہ کی اطاعت و بنگی پر مبنی دین خالص کو لے کر اٹھتے تھے۔

* آپ کی والدہ کا نام آمنہ تھا جو امن و امان کا آئینہ دار ہے اور یقیناً آپ کی شریعت امن کا پیغام تھی، اسی دین اور وحی کی بدولت کائنات کو پھر سے امن و امان کی دولت نصیب ہوئی۔

* اور آپ کی پروش کرنے والی کا نام اُم ایکن تھا جو خیر و برکت کا مظہر ہے۔

* اور آپ کو دو دھپر پلانے والی کا نام حلیہ تھا جو حلم و برداری کا نشان ہے۔

* یہ اور اس جیسی تمام صفاتِ حسنہ پیغمبر ﷺ کی ذاتِ گرامی میں جمع ہو گئیں تھیں.....!!

جب آپ ﷺ کے آخری پیغمبر تھے تو اس کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کی شریعت ہر لحاظ سے کامل ہو اور تمام انبیاء و رسول کی تمام اعلیٰ صفات کا آپ بے مثل نمونہ ہوں۔

* امام شافعیؓ کی طرف منسوب ایک قول ہے:

”ما أُوتِيَ نَبِيًّا مِّنْ مَعْجَزَةٍ وَلَا فَضْيَلَةٍ إِلَّا لِنَبِيِّنَا ﷺ نَظِيرٌ هَا“

”انبیا کے تمام مجررات و فضائل کی نظیر ہمارے نبی ﷺ میں موجود تھی۔“

یاخاتِ الرسل المبارک والعلو صلیٰ علیک مُنْزَلُ الْقُرْآن

”اے خاتم الرسل جس کی ذات بابرکت اور شان بلند ہے۔ قرآن کا نازل کرنے والا تھجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔“

پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کی سمع و بصارت کو تزکیہ کا اعلیٰ نمونہ بنادیا اور آپ کو کائنات پر فضیلت بخشی۔

اس نے انسانیت کی تمام صفاتِ کمال اور کمال اخلاق آپ کی ذات میں رکھ دیے۔

* آپ کی شان کتنی عظیم ہے کہ خود پر وردگار نے آپ کو ﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ کا خطاب دیا۔

* اور آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا:

«أَذْبَنِي رَبِّي فَأُحْسِنَ تَأْدِيبِي» (جامع الصغیر: ۲۲۹)

”میرے رب نے مجھے آداب سکھائے اور ہترین آداب سکھائے۔“

* حسان بن ثابت نے آپ ﷺ کے بارے میں کہا:

وأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْ قَطْ عَيْنِي

خَلَقْتَ مِنْ كُلِّ عِيْبٍ

”آپ ﷺ سے بڑھ کر خوبصورت آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جیل کسی ماں

نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ ہر شخص و عیب سے پاک پیدا ہوئے، گویا یہے جیسے آپ ﷺ نے جاہا۔“

اور آپ ﷺ کی ان صفاتِ حمیدہ کا شدید دشمنوں نے بھی اعتراف کیا، اگرچہ آپ ﷺ ان کی شہادتوں اور
ترکیوں کے چند اسحتاج نہیں ہیں !!

هم آج آپ ﷺ کی صفاتِ عالیہ اور اعلیٰ محسان کو یاد کرنے جمع نہیں ہوئے، ہم ان میں کبھی شک نہیں کر سکتے۔
آپ ﷺ بلاشبہ اولادِ بني آدم کے سردار، تقویٰ و طہارت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ لوگو! آج جھوٹے اور سچے کی تمیز کا وقت
آگیا ہے، اب وقت آگ گیا ہے کہ ہم صدیوں سے مسلط ذلت درسوائی کے اس باب کا جائزہ لیں۔ ہر جگہ مسلمانوں کی
آہ و بکاشائی دے رہی ہے لیکن کوئی اس پر کان دھرنے والا نہیں۔ آج چنانوں سے مکراتی ہوئی ہماری سچی و پاکی
بڑشت بھی ہمیں سنائی نہیں دیتی۔ ہم کب تک نفرت و حقارت کی تصویر بنتے رہیں گے۔ کیا آج ہم سے بھی بڑھ کر
کوئی رسول اس دنیا میں موجود ہے؟ ایسا سب کچھ کیوں.....؟

اس لئے کہ جب ہم نے اپنے پروار دگار کے اور امر کا احترام چھوڑ دیا تو اللہ نے لوگوں کے دلوں سے ہمارا رب
ختم کر دیا۔ اگر ہم اپنے رب کا حکم مانتے تو آج ہمیں ان ذلتوں سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ اگر ہم سیرت نبوی ﷺ کو
اپنے رستے کا چراغ بناتے تو آج خوف و سراسیمگی کی یہ خوفناک حالت ہم پر طاری نہ ہوتی۔ پیغمبر ﷺ نے ہمارے
مرض کی تشخیص چودہ سو سال پہلے کر کے اس کا علان بھی بتا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

«إِذَا تَبَاعِتُمْ بِالْعَيْنَةِ وَأَخْذَتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيَتُمْ بِالْزَرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجَهَادَ سُلْطَانَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
ذَلِلاً، لَا يَنْزَعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ» (ابوداؤد: ۳۳۶۲)

”جب تم کاروبار میں بیع عینہ (سود کی ایک قسم) کا معاملہ کرنے لگو گے اور بیل کی دمیں پکڑے کھینچی باڑی میں مگن ہو جاؤ“

گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت و رسولی میں گرفتار کر دے گا اور تم ذلت و رسولی کی اس اتحاد وادی اور وقت تک نکل نہیں سکو گے جب تک دین کی طرف پلٹ نہیں آؤ گے۔

اپنے ماضی رفتہ کو یاد کرو جب مسلمان عزت دار تھے، جب ایک مظلوم عورت کی آواز: «وا إسلاماہ» پڑتے ہے وقت معقصم نے اس کی مدد کے لئے شکر روانہ کیا۔ اس عظمتِ رفتہ کو یاد کرو جب حضرت معاویہؓ نے شاہ روم کو خط نہیں بھائیت ہوئے اسے ”اے روم کے کتنے؟“ کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا۔ آج ہم ذلت کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ ہمارے احساسات مردہ ہو گئے، ہمارے جذبات سرد پڑ گئے۔ گائے کے بیو پاری آج ہمارے پیغمبر ﷺ کا نماق اڑا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ہم ان کی مصنوعات کے بایکاٹ کے پیغام باتیں میں لئے ان سے معدترت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

کون سی معدترت؟ اس سے بڑھ کر کوئی بسی ہو گی کہ ہم ظلم پران سے معدترت کے خواستگار ہیں، کیوں اس لئے کہ ہم نے ذلت کا لباس پہن لیا ہے.....!!

لوگو! اب مسئلہ فقط ڈیری مصنوعات کے بایکاٹ کا نہیں، یہ تو ہماری موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اب تمہیں موت و حیات میں سے کسی ایک کے اختیاب کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ اتنا چیز ہمارے بارے میں کیا رائے قائم کرے گی؟ مستقبل کا مورخ ہمارے بارے میں لکھے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کی تھی۔

ہمیں جائزہ لینا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی شان اور عظمت کیا ہے اور ان تو ہیں آمیز خاکوں کی اشاعت کے پس پر دہ کیا محمرکات اور مقاصد کا رفرما ہیں اور محبتیں رسول اللہ ﷺ کا کیا کردار ہونا چاہیے.....؟

رحمۃ للعالیین پیغمبر ﷺ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے متعلق فرماتے ہیں: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ جس نے اس رحمت کو قبول کیا اور اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیا، وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوا اور جس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس نے اپنی دنیا و آخرت کو بر باد کیا۔

* صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث ہے، کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مشرکوں کے خلاف بدعا کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي لَمْ أُبَثِّ لَعَانًا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ رَحْمَةً» (صحیح مسلم: ۲۵۹۹)

”مجھے بددعا دینے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

* ایک حدیث میں ہے:

«أَنَا رَحْمَةٌ مَهَدَّةٌ» (محدث حاکم: ۹۱)

”مجھے رحمت کا تختہ دے کر بھیجا گیا ہے۔“

* آپ ﷺ کی رحمت صرف انسانوں پر محدود نہیں تھی، بلکہ حیوان بھی اس ابر رحمت سے محروم نہ رہے۔ سنن ابو داؤد میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم ایک درخت کے قریب سے نزدے، وہاں پر ایک چڑیا کو اپنے بچوں کے ساتھ گھونسلے میں دیکھا۔ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا۔ پیغمبر رحمت ﷺ چڑیا پر اس ظلم کو برداشت نہ کر سکے اور بچوں کو واپس رکھنے کا حکم دیا۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں عدل و انصاف کا اول بالا کرنے آئے تھے۔ افسوس! ایسے خوبصورت مناظر سے طالبوں کی آنکھیں انڈھی ہو گئیں۔

سید الابرار ﷺ کی زندگی کے یہ بے مثال واقعات ان کی نظروں سے کیوں او جھل ہو گئے.....!!

* زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ کسی دیہاتی نے ہر فری کو جنگل سے پکڑ کر باندھ رکھا تھا۔ جب ہم وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ہر فری وہاں بندھی ہوئی ہے۔ ہر فری نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو شکوہ کتاب ہوئی کہ یہ دیہاتی مجھے جنگل سے شکار کر کے لے آیا ہے۔ میرے تھوں کہ دودھ مجھ پر گراں ہو گیا ہے۔ مجھے آزاد کر دیں کہ میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں اور میرے دودھ سے مجھے آرام مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو اکیلی چلی جائے گی؟ اس نے کہا: ہاں چلی جاؤں گی۔ اسی دوران وہ دیہاتی بھی آگیا، جس نے اسے باندھ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: کیا اس ہر فری کو تھی گے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آپ کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس ہر فری کو آزاد کر دیا۔ حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے صحرائیں اس کو آواز لگاتے ہوئے سن۔ وہ کہہ رہی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ

یہ نبی رحمت کہ انسان تو انسان، حیوان بھی آپ ﷺ کی رحمت و شفقت سے فیض یاب ہوئے، ایسے پیغمبر کی انتی فرش تصاویر اور خاکے بنانا انتہائی مصکنہ خیز ہے۔ یہ آپ ﷺ کی سیرت و کردار اور آپ ﷺ کے حسین و جیل سرپا ساتھ انتہائی بھومندانماق ہے۔

حضرت جابر بن سرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چودھویں کی ایک خوبصورت رات کو سرپر لباس میں مبوس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرے کی چمک کے سامنے چاند کی روشنی بھی ماند پڑی تھی۔

”جب نبی ﷺ کو کوئی خوشی ہوتی تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک اٹھتا اور یوں محسوس ہوتا گویا چاند کا نکڑا ہے۔

(حضرت کعبؓ)

صریح بن معوذؓ نے محمد بن عمار بن یاسرؓ سے کہا:

”اگر آپ نبی ﷺ کو دیکھ لیتے تو پاکار اٹھتے کہ سورج اپنے برجوں سے طلوع ہو رہا ہے۔“

(حضرت انسؓ)

رعگ سفید سرخی مائل اور آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز (حضرت علیؓ)

سفید حصے میں سرخ ڈورے، آنکھوں کا خانہ لمبا، قدرتی سرگیں اور چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح گولائی مائل آپ ﷺ کا روئے زیبا کتنا خوبصورت اور حسین و جمیل تھا.....!!

اہل علم کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؓ کو اگر دنیا کی آدمی خوبصورت دی گئی تو ہمارے نبی ﷺ کو پوری دنیا کا حسن عطا کیا گیا۔ شاعر کہتا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ بیضا داری آنچہ خوباب وہ ہمسدارند تو تنہاداری

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیشانی کشادہ، ابرو خدار، باریک اور گنجان، دونوں جدا جدا، دونوں کے درمیان ایک رگ کا ابھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہو جاتا۔ ناک بلندی مائل، اس پر نورانی چمک۔ دندان مبارک باریک، آبدار، سامنے کے دو دانتوں میں خوشمار بینکیں، جب تکلم فرماتے تو دانتوں سے چمک سی مکتی۔

(حضرت ابن عباسؓ، حضرت انسؓ)

سرادر ریش کے بال گھنے اور گنجان تھے، آپ ﷺ نے کبھی اپنی داڑھی نہیں کٹائی اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا اور اسے منڈانے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

”(یہود نصاریٰ) کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔“ (ابوداؤد: ۲۰۳۱)

لیکن افسوس! آج ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت اچھی نہیں لگتی.....!!

آپ ﷺ کے بال قدرے خدار، نہ گھنکریا لے اور نہ بالکل تنے ہوئے۔ (حضرت انسؓ)

گنجان، کبھی کبھی کانوں کی لوٹک لے، کبھی شانوں تک۔ (براء بن عازبؓ)

حضر اور ریش مبارک میں سفید بال ۲۰ سے زیادہ نہیں تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ کا حسین سراپا دیکھتے اور دیکھتے ہی
دیکھتے.....!!

صحابہ کرام کی نبی رحمت سے محبت

صحابہؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اشتیاق کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ اپنے تھابؓ کے پاس تشریف لائے۔ ایک صحابی کوخت پر بیشان اور غمزدہ دیکھا تو اس کا سبب پوچھا، اس نے جواب دیا: مجھے ایک بات نے پر بیشان کر رکھا کہ آج آپ ہمارے ساتھ موجود ہیں اور ہمیں آپ کی صحبت حاصل ہے اور آپ سے شک کا شوق فراواں ہے۔ لیکن جب ہم یا آپ ﷺ فوت ہو جائیں، ہم جنت میں ہوں گے اور آپ ﷺ جنت کے سب سے اعلیٰ درجہ میں تو ہم آپ ﷺ کو کیسے دیکھ سکیں۔ اور اگر ہم جہنم میں چلے گئے تو پھر کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ اپنے اس محبت کرنے والے کو خوش خبری سنائی کہ «المرء مع من أحب»

کہ ”آدمی روز قیامت اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے۔“

۶۰ ہمیں بھی رسول ﷺ سے حقیقی محبت ہے، کیونکہ حب رسول ہی ایمان کا حصہ ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسُ أَجْمَعُونَ» (سُجْنَ بَخَارِيٍّ: ۱۵)
 ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں محمد ﷺ اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔“

وَاللَّهُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَمَا غَرَبَ إِلَّا وَحْبَكَ مَقْرُونٌ بِأَنفَاسِي

ولا جلستُ بقومٍ أحدثُهم إلا وأنت حديثي بين جلاسي

”اللہ کی قسم! سورج کے طلوع و غروب میں ہر پل آپ کی محبت میرے سانسوں میں روایا ہے اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو آپ ﷺ میری گفتگو کا موضوع ہوتے ہیں۔“

صحیح مسلم کی حدیث ہے؛ حضرت انسؑ کا بیان ہے کہ

”آپ کی رنگت چمکدار تھی۔ آپ ملائکہ چلتے تو پسند مبارک ایسے گرتا جیسے سرخ موٹی گرفتار ہے ہیں اور آپ ملائکہ کی جلد حریر دریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ملائکہ کے جسم کی خوبصورتی اور کستوری سے بھی زیادہ بیماری تھی۔“

ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیولہ کے لئے لیٹ گئے اور آپ ﷺ کو مدد لے زیادہ پسینہ آتا تھا۔ میری ماں ام سلیم آپ ﷺ کا پسینہ ایک شیشی میں ڈالنے لگیں۔ نبی ﷺ سیدار ہوئے تو

پوچھا: اُم سلیم کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگیں، یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے ہم اسے بطور خوب و استعمال کریں گے۔ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ سے شدید محبت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

﴿ جنگِ بدر میں صفویں کی درتگی کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ میں ایک تیر تھا، جس کے ذریعے آپ ﷺ صف سیدھی فرمائے تھے کہ سواد بن غزیہ کے پیٹ پر جو صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے۔ بلکہ دباؤ ڈالتے ہوئے فرمایا: سواد برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، بدله دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور فرمایا: بدله لے لو۔ سواد آپ ﷺ سے چھٹ گئے اور آپ ﷺ کے پیٹ کو چومنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سواد! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ درپیش ہے، آپ دیکھی ہی رہے ہیں، شاید یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہو تو میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخری ملاقات اس طرح ہو کہ میری جلد آپ ﷺ کی جلد سے چھو جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ دیکھئے! کائنات کا سپہ سالار اپنے آپ کو پورے لشکر کے سامنے قصاص کے لئے ایک سپاہی کے حوالے کر رہا ہے۔

﴿ آپ ﷺ کی مہربنوت کا تذکر کئے بغیر آپ ﷺ کی شخصیت مکمل نہیں ہو سکتی جو آپ ﷺ کی کمر مبارک پر دونوں کنڈھوں کے درمیان تھی، بالکل ایسے جیسے کبوتر کا ائندہ۔ یہ جسم مبارک کے مشابہ تھی اور اس پر مسون کی طرح تلوں کا گھنکھٹ تھا۔ یہ آپ ﷺ کا مجرہ اور بنوت کا شان تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں کیا ہے۔ اور بعض نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ نبی ﷺ کا دل حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اس پر یوں مہر لگا دی جسی طرح کہ ستوری سے بھری ہوئی تھیلی کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

آپ ﷺ انسانیت کے ہادی اور معلم تھے، اللہ کی حدود کے معاملے میں انتہائی عادل اور سخت تھے لیکن اپنی ذات کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ نرم اور رحم دل تھے۔ آپ ﷺ پر دشمن کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ ایسے رحمت و شفقت کے مجسم اور حیادار پیغمبر ﷺ کے بارے میں جو تمام اعلیٰ انسانی کمالات کا حسین مرق تھے اور دنیا کا کوئی انسان آپ کا ہم پل نہیں ہو سکتا، ایسی حیا باختہ تصاویر اور خاکے بناتے ہوئے ان لوگوں کو شرم آئی چاہیے تھی۔ فاتلهم اللہ اُنیٰ یؤفکون!

آپؐ نے اپنی قوم کے ظلم و ستم کا جواب ایسی عظیم الشان دعوت سے دیا کہ کفر و شرک اور سرکشی کی تمام آنند صیار چھٹ گئیں اور دنیا کو وہ درس دیا کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کی کوئی نظر پیش نہیں کر سکا۔

◻ عیسائی بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے پیغمبر ﷺ کا تذکرہ سننے کے بعد اس سے یہ کہا تھا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے، اگر وہ حق ہے تو شخص جلد میری ان دونوں قدموں کی جگہ کامالک بن جائے گا، اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔

◻ نبی ﷺ صرف قریش اور جزیرہ عرب کی طرف رسول بنا کرنیں بھیجے گئے، بلکہ پوری کائناتِ ارضی کی طرف رسول بنا کر مبسوٹ کیے گئے۔ بچپن سے چالیس سال تک آپ کی زندگی تقویٰ اور عرفت کی اعلیٰ مثال اور چالیس سال سے وفات تک دعوت و جہاد کا عملی نمونہ، گویا بچپن سے وفات تک آپ کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس داعیِ بحق کے نقشہ زندگی کو دیل کے طور پر پیش فرمایا:

﴿لَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمَراً مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (یونس: ۱۶)

وہ شخص جس نے چالیس سال تک کسی سے جھوٹ نہیں بولا، ساری کسویوں پر اپنے آپ کو کھرا ثابت کیا۔ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس کے بعد وہ اللہ پر جھوٹ باندھ سکا؟ نہیں بلکہ کفار مکہ خود ہی اپنی عقل کے دشمن بن گئے تھے۔ مفادات اور تقصبات نے ان کی آنکھوں کو انداھا کر دیا تھا۔

◻ اور پھر جب نبوت کا بھاری بوجہ آپؐ کے کندھوں پر ڈال دیا گیا، آپ ﷺ شدید خوف کی حالت میں حضرت خدیجؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو تو اس وقت آپ کی زندگی اور کردار سے واقف وہ خاتون پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہتی ہے:

”بخدا! اللہ آپ کو رسوانیں کرے گا، آپ صدر رحمی کرتے ہیں، درمانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تھی دستوں

کا بندوںست کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں مصائب پر مدد کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری: ۳)

پورا واقعہ معلوم کرنے کے بعد حضرت خدیجؓ آپؐ کو اپنے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نفل کے پاس لے گئیں جو دورِ جالمیت میں عیسائی مذہب قبول کر چکے تھے اور انجیل کے عالم تھے۔ حضرت خدیجؓ سے پوری بات سننے کے بعد سننے کہ وہ بوڑھا اور آنکھوں سے نایباً انسان رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے: ”یقیناً یہ اس امت کا نبی ہے۔“ اور پھر رسول ﷺ کو مخاطب کر کے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ تو وہی ناموس ہے جو موی“ کے پاس آیا کرتا تھا۔“

◻ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا سر پکڑ کر اسے بوسا دیا اور کہا:

”کاش! میں اس وقت تو انداز زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔“

رسول اللہ نے فرمایا: اچھا تو کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی اس طرز کا پیغام لایا، جیسا آپ لائے ہیں تو اس سے ضرور شنی کی گئی اور اگر میں نے آپ کا زمانہ پالیا تو آپ کی زبردست مد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ جلد ہی فوت ہو گئے۔ (صحیح بخاری: ۳)

پھر جب ﴿يَا يَهَا الْمُدَّرُ، قُمْ فَانْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِرْ وَثِيَابَكَ فَطَهَرْ﴾ آیات نازل ہوئیں اور قوم کا یہ چکتا ہوا ہیرا اور صادق و امین کا لقب پانے والا اللہ کا یہ تسبیح ﷺ دین الہی کی دعوت لے کر کھڑا ہوا تو زمانہ کی آنکھوں کا رنگ ڈھنگ بدل گیا۔ مخالفوں کے طوفان اٹھے، نبی ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو عین عذابوں سے گزرنما پڑا۔ آں یا سر پر جو ہتھی، وہ سب تاریخ کے صفات پر نقش ہے۔

یہ سب کچھ اس لیے برداشت کیا گیا کہ انسانیت شرک کی وادی سے نکل آئے۔ حتیٰ کہ جب کفار مکہ کی سختیاں اور تشدید حد سے گزر گیا تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھیوں کو بھرت کا حکم دینا پڑا۔

■ لیکن آپؐ مکہ میں کفار کے ظلم و تم کے مقابلے میں پھاڑ بن کر کھڑے ہو گئے۔ ظلم و تم کی آندھیاں اٹھیں اور گزر گئیں لیکن آپؐ کے قدموں میں ہلکی سے لغزش بھی پیدا نہ کر سکیں اور آپؐ نے ﴿وَجَاهِدُهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾ کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

■ جب کفار کی تمام تدابیر ناکام ہو گئیں تو انہوں نے آپؐ کو عرب کی حسین و جمیل عورت، بادشاہت اور مال وزر کا لائچ دیا۔ جب یہ سازش بھی ناکام ہو گئی تو انہوں نے حکمکیاں دیں لیکن آپؐ نے عزیمت مجاہدانا سے سرشار ہو کر یہ جواب دیا:

”خداء کی قسم! یہ لوگ اگر میرے دامیں ہاتھ پر سورج اور بامیں ہاتھ پر چاند رکھ کر چاہیں کہ اس مشن کو چھوڑ دوں تو میں اس سے باز نہیں آ سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو غالب کر دے یا میں اس جدوجہد میں کام آ جاؤں۔“

■ پھر ابو طالب اور موسیٰ نعمگار یہودی حضرت خدیجہؓ کی وفات کا سال انہوں اور اس کے بعد طائف میں آپؐ پر جو گزری وہ بقول عائشہؓ صدیقہ آپؐ ﷺ کی زندگی کا اندوہناک دن تھا۔ جب آپؐ ﷺ نے طائف کے سرداروں کو دعوت دی تو ایک بد بخت نے کہا: اگر واقعی اللہ نے ہی آپؐ کو بھیجا ہے تو پس وہ کعبہ کا غلاف نجاتا چاہتا ہے دوسرے نے تفسیر آڑاتے ہوئے کہا: کیا رب کو تمہارے علاوہ رسالت کے لیے کوئی اور موزوں آدمی نہیں ملا اور تیرسے نے کہا: اللہ کی قسم! میں تھے سے بات تک نہیں کرنا چاہتا۔ آپؐ ﷺ نے صبر و ثبات اور تحمل سے یہ سارے تیر برداشت کیے۔

■ پھر انہوں نے بازاری لوٹوں اور غلاموں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا، وہ آپؐ کو گالیاں دیتے، ٹھنے کی ہڈیوں پر

پھر مارتے، آپ مذہل ہو جاتے تو بیٹھ جاتے۔ جوتیاں خون سے بھر گئیں تو آپ نے بالکل بے دم ہو کر ایک باغ میں پناہ لی۔ اسی عالم میں قرین ممتاز کے پاس جبراہیل حاضر ہوئے اور عرض کیا: پہاڑوں کا گنگراں فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے، اگر آپ چاہیں تو وہ اس ظالم قوم کو دو پہاڑوں کے درمیان لکھل دے۔ اس وقت نبی رحمت ﷺ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے، اس میں آپ ﷺ کی یگانہ روز خصیت کی ایک جھلک اور آپ کے اخلاقی عظیم کا جلوہ دیکھا جا سکتا ہے۔ فرمایا:

”نبی، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کوشش کی نہ تھی رائے گی۔“

اے پیغمبر کی توهین کرنے والا مکہ اور اس کے باشندوں سے پوچھو، طائف اور اس کے پہاڑوں سے سوال کرو کہ اس محسن انسانیت ﷺ نبی کی عظمت کیا ہے؟
اللہ کی قسم! زبان و قلم کی دعیتیں، مدقوق کی زمزمه خوانیاں اور دفتروں کے دفتر بھی آپ کی عظمت کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ کوئی بڑے سے بڑا سیرت نگار، پیغمبر ﷺ کی سیرت نگاری کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، کوئی بڑے سے بڑا زور آور قلم بھی اس ہستی کے تذکرہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا یار نہیں رکھتا.....!!

چنانچہ جب کفارِ مکہ کی اذیت ناکیاں اور توہین آمیزیاں حد سے بڑھ گئیں تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوا: ﴿وَلَقَدْ أَسْتَهْزَىٰ بِرُسْلِيٍّ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخَرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾
”اے نبی ﷺ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، گمراں مذاق اڑانے والوں کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا مذاق اڑاتے تھے۔“ (الانعام: ۱۰)

﴿وَلَقَدْ كُذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ إِنَّهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبْدِلٌ لِّكَلِمَاتِ اللَّهِ﴾ (الانعام: ۳۲)

”تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھلکائے جا چکے ہیں، مگر اس تکذیب پر اور ان اذیتوں پر جو نہیں پہنچائی گئیں، انہیوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہیں ہماری مد بیخی گئی، اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلتے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔“ اور آج اس توہین آمیزی کے مرکتب افراد خود اپنا ہی نقشان کر رہے ہیں اور وہ اپنے انجام بد سے بیخ نہیں سکیں گے۔ البتہ یہ اللہ کی طرف سے ہمارے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت کا امتحان ہے کہ ہم نے اتباع رسول ﷺ اور نامویں رسالت ﷺ کے تحفظ میں کیا کردار ادا کیا.....!! وَآخِذُ دُعْوَانَا اَهُ الدَّمْدُلَهُ بْنُ الْعَلَمَيْنِ

تحریر: حافظ حسن مہنی (مدیر 'محدث' لاہور)

تو ہین آمیز خاکے اسلام اور عالمی تحریک ائمہ کی نظر میں امتِ مسلمہ کیلئے لائحہ عمل

مسلمان دنیا بھر میں ان دنوں تو ہین آمیز کاررونوں کی اشاعت کے خلاف پر زور احتجاج کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں میڈیا پر ہر طرح کی خبریں، مظاہرے و مباحثے، مضامین اور مقالات شائع ہو رہے ہیں اور عملاً یہ احتجاج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے بالمقابل اس ظلم کا ارتکاب کرنیوالے بھی اپنی زیادتی پر اصرار جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تو ہین آمیز خاکوں میں کئی چیزیں ایسی ہیں جن سے مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی امر ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں اس بارے میں جو اتفاق رائے سامنے آیا ہے، اس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ پھر ان خاکوں کی نذمت کرنے والوں میں صرف مسلمان ہی پیش پیش نہیں، بلکہ ہر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بھی ان کے ہم آواز ہیں حتیٰ کہ دین و مذاہب سے بالا ہو کر آزاد خیال لیکن سنجدہ فکر لوگ بھی ان خاکوں کی نذمت کر رہے ہیں۔

1 تو ہین آمیز خاکے اور اسلام

جہاں تک اس احتجاج کا تعلق ہے تو یہ اس ظلم و زیادتی کا رد عمل ہے، لیکن ان خاکوں یا کاررونوں میں کوئی چیزیں ایسی پائی جاتی ہیں، جن پر اعتراض کیا جا رہا ہے؟ اکثر مضامین اور تقاریر میں اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی جاتی، یہاں ہم ان وجوہات کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی بنا پر یہ کارروں دنیا بھر کے سلیم الفکر لوگوں کی دلآلی کا سبب بنے ہیں:

- ① دیگر مذاہب کے ماننے والے تو اپنی مقدس شخصیات کی تصاویر بنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جیسا کہ عیسائی حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ کی تصاویر اکثر دیشتر اپنے چرچوں یا گھروں میں آوریاں کرتے ہیں، حتیٰ کہ ان کے محتملات بنانے میں کوئی حرج بھی محسوس نہیں کیا جاتا، بلکہ بعض مذاہب میں تو انہی مجسموں کی ہی عبادت کی جاتی ہے مثلاً ہندو اور بدھ مت وغیرہ۔ البتہ اسلام جو الہامی مذاہب کی آخری اور مکمل ترین شکل ہے، اس کی رو سے مقدار شخصیات کی تصویر کشی کرنا یا ان کے مجسمے بنانا بذات خود خلاف شرع ہے جب کہ اس تصویر یا مجسمے میں اہانت یا رسم ای

کا کوئی پہلو بھی نہ پایا جاتا ہو!!

اسلام کی رو سے تصویر بنانا ناجائز ہے اور تصویر سازوں کے لئے زبانِ رسالت سے مختلف وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ ایسے ہی مجسمہ سازی بھی جرام ہے اور آج تک مسلم معاشروں کی تاریخ اس تصویر سے یکسر خالی رہی ہے۔ تصویر بنانے کی اس حرمت کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں، جن میں بطور خاص شرک کا تذکرہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ نبی کریم ﷺ اور مقدس شخصیات کی تصاویر میں شرک کے نکتہ آغاز بننے کا یہ امکان تو تر ہو جاتا ہے، اس لئے عام آدمی کی تصاویر پر تو کوئی بحث مباحثہ کیا جاسکتا ہے لیکن متبرک شخصیات کی تصاویر کی اسلام میں کلیٹا کوئی سمجھا شناختیں نکل سکتی۔

(۲) تصویز سازی کے عصر کے علاوہ مقدس شخصیات کی تصاویر میں ایک پہلوان پر تہمت طرازی کا بھی ہے۔ کیونکہ جب ان کی تصویر کے بارے میں کوئی یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ فلاں نبی کی تصویر ہے بلکہ وہ تصویر یا مجسمہ محض مصور کے ذہنی تخيّل پر ہی اور اس شخصیت کے بارے میں اس کے ذاتی احساسات و تصورات کا عکاس ہے جو ظاہر ہے کہ محض اس کے ذاتی تصور سے زیادہ کوئی واقعی یا مستند حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر یہی مصور اس تصویر کو کسی اور شخصیت سے منسوب کر دے تو ناظرین کے پاس اس کو تسلیم کرنے کے سوابھی کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

علاوہ ازیں اسلام کا معمولی علم رکھنے والے بھی جانتے ہیں کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت مسلمانوں کے ایمان کا جز ہے اور آپ کا ہر قول و فعل ایک شرعی حیثیت رکھتا ہے، ایسے ہی نبی ﷺ کی سیرت بھی آپ پر ایمان رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز و محور اور ان کے لئے اُسوہ حسنہ ہے۔ اس سیرت کی اتباع کرنا، ان کے تصویر ایمان میں داخل ہے۔ ایک تصویر یا مجسمہ ایک شخصیت کا عکاس ہوتا ہے، جس میں اس شخصیت کی سیرت کے کئی پہلو جملکتے ہیں۔ آپ کی ایسی صورت و سیرت سے محبت جو مبنی برحقیقت نہیں بلکہ محض کسی انسان کے تخيّل کی پرواز کا نتیجہ ہے، اسلامی احکام اور اُسوہ حسنہ کے تصور میں خلل کا باعث بنے گی۔

انبیا کرام کی مبارک صورتوں کو اللہ نے خاص و قار عطا کیا ہے۔ اور شیطان کو بھی اس امر پر قدرت نہیں دی کہ وہ انبیا کی صورت اختیار کر سکے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے: ”جو شخص خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوا، اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں۔“ (مسلم) (۲۲۶۶) اہانت و انبیا پر مسلم اداروں کا مشہور موقف: یہ موقف نیا نہیں کہ غیر مسلموں کو علمی کی رعایت مل سکے۔ بلکہ نہ صرف انبیاء کرام بلکہ صحابہ کرام کی تصاویر اور قلموں میں اداکاری کے حوالے سے بھی عالم اسلام کے مسلمہ دینی اداروں

کا موقف بھی اہل علم میں مشہور و معروف ہے۔ اس سلسلے کی ایک تفصیلی بحث ۳۱ برس قبل سعودی عرب کی وزارت نہیں امور کے ایک تفصیلی فتویٰ میں شائع کی جا چکی ہے۔

یوں تو اس فتویٰ میں براہ راست اس موضوع کو زیر بحث بنایا گیا ہے کہ کیا صحابہ کرامؓ کے کردار کو فلما�ا جاسکتا ہے؟ لیکن اسی ضمن میں انبیا کرامؓ کی تصاویر اور ان کے مجسمات پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔ اس بحث میں رابط عالم اسلامی مکملہ المنظمات الإسلامية العالمية، ازہر کی فتویٰ کوئی نہیں اور سعودی عرب کی کبار علماء کونسل کے فتاویٰ کو بنیاد بناتے ہوئے سعودی عرب کی فتویٰ کیمی نے مفتی اکبر شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ کی سربراہی میں ان تمام چیزوں کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور اسے ان مقدس شخصیات کی اہانت سے تعبیر کیا ہے۔ اس مضمون میں حرمت کی بنیاد بننے والے نقصانات اور مفاسد کا تفصیل سے تذکرہ کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث نبویٰ سے بھی استدلال کیا گیا ہے، تفصیل کے شائین کے لئے ۲۵ فل سیکیپ صفحات پر پھیلے ہوئے اس فتویٰ کا مطالعہ مفید ہو گا۔

(یکھیں: مجلة البحوث الإسلامية: عدداً ۱، رمضان ۱۴۹۵ھ، ص ۲۱۱-۲۳۶)

④ مذکورہ بالا دونکات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تصاویر بنا بذاتِ خود اسلامی احکامات سے مقاصد ہے گو کہ ان میں اہانت کا کوئی پہلو بھی نہ پایا جائے۔ ایسی تصاویر شرک کا پیش خیہ، صریح فرمانِ رسالت کی مخالفت اور نبی کریم ﷺ کی صورت و سیرت پر اتهام کی قبل سے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری روایات میں مقدس شخصیات کی تصاویر کا کوئی وجود نہیں پایا جاتا۔ البتہ حالیہ واقعات میں جب ان تصاویر میں اہانت اور اسلامی تعلیمات کے مذاق کا پہلو بھی بطورِ خاص شامل کر لیا جائے تو یہ مکروہ فعل شرعی گناہ سے بڑھ کر ایک عظیم جسارت کا روپ دھار لیتا ہے۔ جس کا مرتکب اگر مسلمان ہو تو وہ دائرة اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے اور اگر غیر مسلم ہو تو بھی اس کو کسی طور گوار نہیں کیا جاسکتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ رحمتی دنیا تک تمام انسانیت کے نبی ہیں، جملہ مذاہب کے ماننے والوں کے ہاں آپ کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہی ہے جبکہ تمام انسانوں کی فطرت میں قرآن کی رو سے رب کی توحید کا اقرار اور اسلام کی حقانیت کا اثبات موجود ہے۔ آج اگر بعض کم نصیبوں کو آپؐ کی رسالت قبول کرنے کا شرف حاصل نہیں ہوا اور وہ آپ کی امتِ اجابت میں شامل ہونے سے محروم ہیں تو پھر بھی وہ آپؐ کی امتِ دعوت میں ضرور شامل ہیں۔ اور یہ بات کئی فرماں بنوی ﷺ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔

آپ نے دیگر انبیا کرامؓ سے اپنے امتیازات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس امتیاز کا بھی تذکرہ فرمایا کہ ”پہلے انبیا

ایک مخصوص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام انسانیت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔” (بخاری: ۲۳۸)

آپ ﷺ کی رحمت انسانوں سے بڑھ کر جانوروں کو بھی شامل ہے اور آپ کا لقب رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ شرف انسانیت اور اللہ عزوجل کے محبوب گرامی ہیں، اس لئے آپ کی توہین پوری انسانیت کی توہین کے مترادف ہے، جس کی کسی غیر مسلم کو بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دور نبویؐ کے متعدد واقعات اس پر شاہد ہیں کہ توہین کے مرکب یہودیوں کو بھی آپ ﷺ نے خود اپنے جانشیروں کو بھیج کر قتل کروایا۔ یہ شانِ رسالت کا تقاضا ہے کہ کل انسانیت کے نبی ﷺ کی ناموس کا تحفظ کیا جائے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان ہے:

لا والله ما كانت لبشر بعد محمد ﷺ مفترأ (سنابوداود: ۲۳۶۳) مختصرًا

”اپنی توہین کرنیوالے کو قتل کروادیا محمد ﷺ کے بعد کسی کے لئے رو انہیں ہے۔“

اسلام نے یہ اعزاز صرف نبی آخر الزمان ﷺ کے لئے مخصوص نہیں کیا بلکہ ناموسِ رسالت کے اس تحفظ میں تمام انبیاء کرام کو بھی شامل کیا۔ ایک طرف مسلمانوں کو ہر قوم کی مقدس شخصیات اور شاعر کے احترام کا درس دیا اور دوسری طرف تمام انبیاء کا یہ حق بنا دیا کہ ان کی شان میں توہین کرنے والوں کو زندگی کے حق سے محروم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں امام ابن تیمیہؓ نے حضرت موسیؐ کے ایک قصے پر اپنی کتاب الصارم المسلول میں تفصیلی بحث کرتے ہوئے بڑا بلیغ استدلال کیا ہے:

حارث بن نوفل سے مردی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے خلاف ان کے عمزاد بھائی قارون نے سازش تیار کی اور ایک فاحشہ عورت کو مال وزر کے لائق سے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ جب میں اپنے حواریوں میں بیٹھا ہوں تو میرے پاس آکر فریاد کرنا کہ موسیٰ نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ اس عورت نے ایسے ہی کیا اور حضرت موسیٰ کو بر سر مجمع رسوایا۔ رسولی کی یہ خبر جب حضرت موسیٰ کو پہنچی تو انہوں سے رب تعالیٰ سے سجدے میں گر کر فریاد کی اور اپنی عزت کے دفاع کے لئے اس کی مدد طلب کی۔ اس دعا کے بعد آپؐ قارون کی مجلس میں گئے اور اس کے حواریوں کی موجودگی میں کہا کہ تو نے میرے بارے میں فلاں فلاں سازش کی، اے زمین! اس کو پکڑ لے۔ حضرت موسیٰ کی اس بددعا کا یہ اثر تھا کہ زمین نے ان سب کو اپنے اندر دھنسانا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے انہیں گھٹنوں، کسر اور سینے تک اندر کھینچ لیا۔ ان کی چیخ و پکار کے باوجود حضرت موسیٰ نے اپنی دعا جاری رکھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قارون اور اس کے سب ساتھی زمین میں ہنس گئے۔“ مختصرًا (صفحہ: ۲۱۲، ۲۱۳)

قارون اور اس کی جماعت کے دھنسنے کا یہ واقعہ قرآن میں بھی ذکر ہوا اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ قیامت تک دھستے رہیں گے اور قارون کا خزانہ ان کے سر پر بوجھ بن کر ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ اور اس جیسے کئی واقعات

اسلامی شریعت کے اس تصور کی تائید کرتے ہیں کہ ناموںِ رسالت کی حفاظت کا یہ حق دیگر انبیا کو بھی حاصل ہے۔ جو شخص ان کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرے گا، اس کو بھی شدید سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

* حضرت علیؓ سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من سبّ نبیا قُتِلَ وَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ» (الصارم المسلول: ص ۹۲)

”جس نے نبی ﷺ کو گالی دی، اسے قتل کیا جائے اور جس نے آپکے صحابہؓ کو گالی دی تو اسے کوڑے مارے جائیں۔“

* حضرت عزرؑ کے پاس ایک آدمی لایا گیا کہ وہ نبی ﷺ کو برآ بھلا کہتا تھا تو فرمایا:

من سبَّ اللَّهُ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَاقْتُلُوهُ (الصارم المسلول: ص ۳۶۹)

”جس نے اللہ کو یا انبیا کرام میں سے کسی کو گالی دی تو اسے قتل کرو دیا جائے۔“

* یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں نافذِ عمل توہینِ رسالت کی سزا تمام انبیا کی توہین کرنے والوں کے لئے عام ہے۔ (ناموں رسول اور قانون توہینِ رسالت: ص ۳۳۶، طبع سوم)

دیگر مذاہب کے ماننے والے اپنی مقدس شخصیات سے جو بھی سلوک کریں لیکن مسلمانوں نے ماضی میں بھی بھی اہل کتاب کو بھی اس امر کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے انبیا کی تصور کشی یا ان کو کسی ڈرامہ کی منظر کشی میں پیش کر سکیں۔ خلافتِ عثمانیہ کے آخری سالوں میں شام کے بعض ممالک میں بعض عیسائیوں نے حضرت یوسفؐ کے کردار کو کسی ڈرامہ میں پیش کرنا چاہا تو اس وقت اس مسئلہ پر اہل علم کے ہاں بہت لے دے ہوئی اور بالآخر سلطان عبد الحمید نے عیسائیوں کو بلا اسلامیہ میں انبیا کی اس اہانت سے حکما روک دیا۔ (البحوث الإسلامية، شمارہ ذکورہ، ص ۴۲۲)

ایسے ہی بیسویں صدی کے آغاز میں ہی لندن میں ایک ڈرامے میں نبی کریم ﷺ سمیت بعض دیگر انبیا کے کردار کو بھی پیش کئے جانے کی خبر ملی، اس موقع پر بھی اسی خلیفہ نے پہلے سفارتکاری اور بعد ازاں یہ حکم دے کر اس ناموں فعل کو رو بہ عمل آنے سے روک دیا کہ وہ بحیثیت خلیفہ ”پوری امتِ مسلمہ کو برطانیہ کے خلاف جنگ کا حکم جاری کر دیں گے۔“

③ ان توہین آمیز خاکوں کے ذریعے جہاں ناموںِ رسالت پر حرف آیا ہے، وہاں اللہ کے آخری دین اور انہیں شریعت کی بے حرمتی کا بھی ارتکاب کیا گیا ہے۔ ان کارٹونوں کے بارے میں جو تفصیلات بعض ذرائع ابلاغ میں چھپی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ باقاعدہ مظہرِ منصوبہ بندی کے ذریعے قرآن کریم، فرمائیں نبویہ اور شریعتِ مطہرہ کا تنفس اڑانے کے لئے یہ ساری سازشِ عمل میں لا کی گئی۔ اور اس تفسیر کو کارٹون یا خاکوں کی ذہنی شکل میں پوری دنیا میں

پھیلایا گیا ہے۔ فرمان نبی اور آیات قرآنی کی اس تفحیک کے علاوہ اسلام سے دیگر مذاہب کو بدترین تعصب میں بٹلا کرنے کے لئے یہودیوں کے بارے میں بعض واقعات کی مختصر خیز منظر کشی بھی کی گئی، تاکہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام سے بذلن کیا جائے۔

یہ تمام خاکے اس امر کا بھی واضح ثبوت ہیں کہ اسلام کو قبول کرنے کی جو روایت امریکہ اور یورپ میں جڑ پکڑ رہی ہے، اس سے اسلام دشمن بری طرح خائف ہیں اور وہ ہر حیلے بھانے سے اسلام کی بڑھتی مقبولیت کے آگے بند باندھنا چاہتے ہیں اور اسی لئے وہ اسلام کو دہشت گردی، تنک نظری اور تعصب و جبر کا دین ثابت کرنے پر تلمیز ہوئے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

(فِيُرِيدُونَ لِطُفِّيْلُوا نُورَ اللَّهِ يَا فَوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتَمْ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَفِّرُوْنَ) (القاف: ۸)

”یا پی پھونکوں سے اللہ کے نور کی شمع گل کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ نے اپنے نور کو تمام کر کے ہی رہنا ہے، چاہے کافر اسے لاکھ ناپسند کریں۔“

اللہ کے کامل و اکمل دین کے ساتھ کفار کا یہ روایہ شدید ہست و ہری اور بدترین تعصب کی نشاندہی کرتا ہے اور قرآن کی زبانی اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت مطہرہ کا مذاق اڑانے والوں پر لعنت کی اور انہیں عذاب الیم کا وعدہ دیا ہے:

(هُذِّلَكَ جَزَّاً وَهُمْ جَهَنَّمٌ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا أَيْتَنِي وَرَسُولِي هُزُوْا) (الکھف: ۱۰۶)

”ان کی سزا جہنم اسلئے ہے کیونکہ انہوں نے اسلام سے کفر کیا اور اللہ کی آیات اور اس کے رسولوں کا مذاق اڑایا۔“

(وَلَقَدِ اسْتَهِزَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا أُثُمَّ أَخْذَتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابٌ) (آل عمران: ۱۰۷)

”رسولوں کا اس سے پہلے بھی مذاق اڑایا جاتا رہا۔ تو میں کافروں کو ڈھیل دیتا رہا، پھر میں نے ان کو اپنی گرفت میں لے لیا..... پھر کیسا رہا میر اعذاب !!“ (ارعد: ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا کفار کی اس فتحی عادت کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا مذاق اڑاتے ہیں (المائدۃ: ۵۵) پھر ان سے یہ سوال کیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی تمہیں اس تخریک کے لئے ملتے ہیں، تم غلرہ کرو، تمہارا انجام عقریب اس رب کے ہاتھ میں جانے والا ہے۔ (آل یوسف: ۲۵)

نبی کریم ﷺ کا یہ موثر انداز دعوت ملاحظہ فرمائیں:

(إِيَّسْنَرَةَ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهَا يَسْتَهِزُءُونَ) (بیان: ۳۰)

”ان بندوں (کی نامزادی) پر افسوس و حسرت! انکے پاس جو رسول بھی آتا ہے، تو یہ اسکا تخریج اڑانے سے نہیں چوکتے۔“

الغرض اللہ کے دین کا تفسیر اڑانا اور اسکی آیات سے فہمی مذاق کرنا ایک مسلمان کو لمحہ بھر میں دائرة اسلام سے خارج کر کے مرتد بنادیتا ہے اور کفار کی یہ فتح حركت اللہ کو چلائی کرنے اور اس کے عذاب کو دعوت وینے کی جسارت ہے۔ یہ ہیں بالاختصار وہ چار وجوہات جن کی وجہ سے مسلمان ان توہین آمیز خاکوں پر دنیا بھر میں اپنارڈ عمل ظاہر کر رہے ہیں۔ اور یہ رڈ عمل اس ظلم وزیادتی کے بالقابل بڑا ہی اونٹی گویا مجبور و مظلوم کی فریاد کے مصدقہ ہے۔ اسلام اور نبی رحمت ﷺ کی یہ توہین مسلمانوں کے حکمرانوں کی اس کیفیت کا برملا اظہار ہیں کہ جس نبی کی اطاعت کا دم بھر کر اسلام کے تمثیل وہ سینوں پر سجائے بیٹھے ہیں، اس نبی ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے مخلصان جذبات سے ان کے دل و دماغ عاری ہیں اور اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے وہ شان نبوت اور اسلام سے ہر طرح کی معنگی خیزی گوارا کرنے کے لئے آمادہ ہیں، وگرنہ ایسے نازک لمحات پر ان کی اسلامیت جوش میں آتی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کی پاسداری کرتے ہوئے وہ ہر ممکن ایسا اقدام کرتے کہ نبی کریمؐ فداہ ابی و امی کی ناموس کی طرف بڑھنے والے ہاتھ توڑ دیے جاتے۔

یہ تصاویر اور توہین آمیز خاکے مسلم حکمرانوں کی اسلام سے عدم والیگی کا نوحہ ہیں، جس کا ادراک کرنے کے بعد ہی غیر مسلموں کو اس مکروہ حركت کی جسارت ہوئی !!

② توہین آمیز خاکے اور عصر حاضر کے قوانین

توہین کے ان واقعات پر غیر مسلم حکومتوں کا روایہ بھی ہٹ دھری، تکبر و تفسیر اور انانیت کا مظہر ہے۔ اس نوعیت کے واقعات پر ان کی پیش کردہ بعض معدودت آرائیاں بھی منافقت کے پردے میں لپٹی ہوئی ہیں۔ ان اخبارات کے سابقہ رویے، ان ممالک کے اپنے قوانین اور اقوامِ تحدہ و دیگر عالمی قوانین ان کے اس دوہرے معیار کی کسی طور حمایت نہیں کرتے، لیکن اس کے باوجود میڈیا کے بل بوتے پر ان کی تکرار جاری و ساری ہے۔

① جہاں تک توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کا تعلق ہے جس کی پیشانی پر یہودیوں کا عالمی شان شار آف ڈیوڈ، اس کے متعصب یہودی ہونے کا برملا اظہار ہے تو اسی اخبار نے ۲ برس قبل حضرت عیسیٰ کے بارے میں بعض تنازع خاکے شائع کرنے سے انکار کیا تھا، کیونکہ ان کی نظر میں اس سے ان کے بعض قارئین کے جذبات متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔ وہ خاکے کر سٹوفرز میلنی کار رٹونٹ نے بنائے تھے۔ مذکورہ خاکوں کی اشتافت کے عمل کا بھی اگر جائزہ لیا جائے تو حادثہ کی بجائے اسے منظم سازش قرار دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

(تفصیلات: روزنامہ جگ، ۱۶ ارفوری کالم: زیر و پاٹخت، جاوید چودھری)

لمحہ بے لمحہ اس سازش کو جس طرح پروان چڑھایا گیا، اور جن جن مراحل سے اسے گزارا گی، اس کا تفصیلی تذکرہ ہفت روزہ 'ندائے خلافت' کے کم مارچ ۲۰۰۶ء کے شمارے میں ایک مستقل مضمون میں کیا گیا ہے۔ یوں بھی ڈنمارک سکنڈے نیوین ممالک میں سب سے زیادہ یہودیت نواز ملک ہے، کیونکہ تاریخی طور پر یورپ سے نکالے جانے کے بعد سب سے زیادہ یہودی ڈنمارک میں ہی رہائش پذیر ہوئے تھے۔ اس لئے اسی ملک میں اس سازش کا حق ڈالا گیا ہے۔ اس سازش کا مختصر تذکرہ رقم کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:

"ان خاکوں کی اشاعت کے دو بنیادی کردار ہیں: پہلا ڈینیل پائپس نامی امریکی عیسائی جو صدر بخش کے ساتھ گھرے سیاسی و تجارتی مرام رکھنے کے علاوہ ان کی بعض کیثیوں کا بھی رکن ہے اور امریکی اخبار اسے اسلام فویبا کا مریض اور مغربی دانشور اسلام دشمن، قرار دیتے ہیں۔ اسلام کے نام پر دنیا بھر میں جہاں کوئی سرگرمی ہوتا ہے اس کے لئے ہر قسم کی مدد دینے کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ دوسرا ہم کردار جیلان پوش نامی اخبار کا یہودی ٹکچرل ایڈیٹر (فلینگ روز) ہے۔ دراصل مسلمانوں کے خلاف یہ نظریاتی دہشت گردی عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ یہ ایڈیٹر کافی عرصہ سے توہین رسالت کے موقع کی علاش میں تھا کہ کرے بلکن نامی ایک ڈینیش مصنف نے نبی ﷺ پر ایک مختصر کتاب میں شائع کرنے کے لئے اس سے نبی کا کوئی خاک طلب کیا۔ اس تقاضے پر فلینگ روز نے ڈینل کی حمایت اور تعاون کے مل بوجتے پر آپ ﷺ کے خاک کے بنانے کے لئے اپنے اخبار میں اشتہار شائع کر دیا۔ ۲۰ میں سے ۱۲ بدجنت کارٹوون اس مذموم حرکت کے لئے آمادہ ہوئے اور ان میں سے دیسٹرگارڈ نامی ملعون کارٹوون نے توہین آمیز خاک کے تیار کئے۔ اپنے خلاف قتل کا فتویٰ جاری ہونے کے بعد سے یہ شخص روپوش ہے یا ڈینیش پویس کی حفاظت میں ہے جبکہ فلینگ روز میں (امریکہ) میں اپنے دوست ڈینل کی میزبانی اور تحفظ سے محظوظ ہو رہا ہے۔"

(ہفت روزہ فلینگ روز: ۵ مارچ ۲۰۰۶ء سازش کے اصل مجرم)

ڈینیش اخبار کا یہ واقعہ کوئی اچاک حادثہ نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی ذہنیت ہے جیسا کہ واشنگٹن پوسٹ نے بھی بھی تواردیا ہے۔ اور خود دیسٹرگارڈ سے جب اس کے طرز عمل پر افسوس کے بارے میں کہا گیا تو اس نے جواب دیا کہ اسی کوئی بات نہیں، ان خاکوں کی اشاعت کے پس پر دھمکی جذبہ کار فرمائے اور وہ 'دہشت گردی' کی مخالفت ہے اسلام سے روحاںی اسلک فراہم ہوتا ہے۔

② جہاں تک ڈنمارک کے قوانین کا تعلق ہے تو اس حرکت میں اس کے کئی قوانین کی مخالفت پائی جاتی ہے۔

مشنا ڈنمارک کے کریمنل کوڈ کے سیکشن ۱۳۰ کے مطابق

"ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم، کسی فرد یا کمیونٹی کے نمہب یا عبادات اور دیگر مقدس علامات کی تفحیک

کرے گا، اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔“

غور طلب امر یہ ہے کہ جیلانڈ پوشن نامی اخبار اور اس کے ایڈیٹر کو اس قانون سے کیوں بالاتر رکھا جا رہا ہے؟ جبکہ ڈنمارک کی سرکاری ویب سائٹ پر خود اس اخبار کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی کرنے کا امکان ظاہر ہے یا گیا ہے، لیکن ابھی تک کسی قانونی اقدام سے گریز کارروائی اپنیا جا رہا ہے۔

◎ ایسے ہی ڈنمارک ہی کے بیٹل کوڈ کے سیشن ۲۶۲ بی کے مطابق ”ایسا کوئی بھی بیان یا سرگرمیاں جنم ہیں جو کسی بھی کیونٹی کے افراد کے لئے رنگ، نسل، قومیت، مذہب یا جنس کے حوالے سے دل آزار ہوں۔“ ڈنمارک کے یہ اخبارات و جرائد اس دفعہ کی خلاف ورزی کے بھی مرتكب ہوئے ہیں لیکن یہاں بھی قانون کو حرکت میں نہیں لایا جا رہا۔

◎ مزید برآں ڈنمارک کے آئین میں آزادی اظہار کے حوالے سے سیشن ۷۷ کی رو سے ”ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار اور انہیں چھانپنے کی مکمل آزادی ہے لیکن وہ اپنے خیالات کے حوالے سے ”کورٹ آف جسٹ، کو ضرور جواب دہ ہے۔“

اگر ان اخبارات کی اس حرکت کو آزادی اظہار کے زمرے میں لانے کو بھی بغرض حال تسلیم کر لیا جائے تو بھی ڈنمارک کی ”کورٹ آف جسٹ“ نے دنیا بھر کے مظاہروں کے بعد ان اخبارات سے کسی جواب طلبی سے تا وقت کیوں گریز کیا ہے؟

◎ ڈنیش اخبارات و جرائد کے بعد جب یہ کارٹون مغربی میڈیا میں شائع ہوئے ہیں تو اس امر کا جائزہ لینے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کیا عالمی قوانین اور مغرب کے مسلمہ تصورات مغربی میڈیا کو بھی انہیں شائع کرنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟

◎ اس سلسلے میں میڈیا ہر جگہ آزادی اظہار کے حق کا تذکرہ کر رہا ہے، یوں بھی مغرب میں اس فلسفے کو بعض وجوہ سے ایک مسلمہ حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ باوجود اس امر کہ اسلام آزادی اظہار کے مغربی تصورات کا قائل نہیں لیکن حالیہ خاکے مغرب کے اپنے پیش کردہ تصویر پر بھی پورا نہیں اترتے کیونکہ ہر انسان کو اس حد تک ہی آزادی اظہار حاصل ہوتا ہے جب تک یہ اظہار دوسرے کی آزادی کی حدود میں داخل نہ ہو جائے۔ آزادی اظہار کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ دوسروں کی حدود میں خلائق انسانی کی جائے۔ ایک انسان جب آزادی اظہار کے ذریعے دوسروں کے مقدمہ تصورات و نظریات اور رہنمای خصیات پر تلقید کرے گا تو یہ آزادی کے بجائے کھلم کھلا جا رہیت کا ارتکاب کہلاتے

گا۔ دوسرے کے جذبات سے کھلنا آزادی اظہار کے بجائے دہشت گردی کا ارتکاب ہے۔ جمن مفکر ایمانویں کا نٹ کامشہور مقولہ ہے کہ

”میں اپنے ہاتھ کو حرکت دینے میں آزاد ہوں، لیکن جہاں سے تمہاری ناک شروع ہوتی ہے، میرے ہاتھ کی آزادی ختم ہو جاتی ہے۔“ ایسے ہی

”ہر انسان کی آزادی وہاں جا کر ختم ہو جاتی ہے، جہاں دوسرے کی شروع ہوتی ہے۔“

اس لحاظ سے بھی ان اخبارات کا یہ روایہ آزادی اظہار کے مغربی تصور کے احتصال بلکہ محلی مخالفت پر منی ہے۔ آزادی اظہار کی یہ حد بندی صرف عام دنیا میں ایک مسلمہ حقیقت نہیں بلکہ یورپی کنونشن کا چارٹر (مجریہ ۱۹۵۰، روم) بھی اس کو قانونی حیثیت عطا کرتا ہے۔ جس کی رو سے

”آزادی خیالات کے ان حقوق پر معاشرے میں موجود قوانین کے دائرہ کار کے اندر ہی عمل کرنا ہوگا، تا کہ یہ آزادیاں کسی دوسرے فرد یا کمیونٹی کے تحفظ، امن و امان اور دیگر افراد یا کمیونٹی کے حقوق اور آزادیوں کو سلب کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔“

مزید برآں اسی چارٹر کے سیکشن ا، آرٹیکل ۷ کی شق اول و دوم میں یہ بھی درج ہے کہ

”آزادی اظہار کے حوالے سے ملکی قوانین پاکیں نہیں کئے جائیں گے، تا کہ جمہوری روایات علاقائی سلامتی، قومی مفادات، دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور باہمی اعتماد کو نقصان نہ پہنچے۔“

”آزادی اظہار کا یہ تصور فرض شناسی اور ذمہ دارانہ رویے سے مشروط ہے۔“

”آزادی اظہار کا حق نہایت حزم و احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہئے، اس کے ذریعے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کرو وہ ملک میں معاشرے کی اخلاقی اقدار، دوسروں کی عزت نفس، اور ان کے بینادی حقوق کو گزندہ بچائے۔“ ◎ آزادی اظہار کا یہ حق انتہیش کنونشن آن سووں اینڈ پولیٹکل رائٹس ICCPR کے ذریعے بھی محدود کر دیا گیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے حسب ذیل مضمون دیکھیں:

روزنامہ پاکستان، لاہور دنیلی و مذہبی منافرتوں اور عالمی قوانین، ازان انشاہی

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی مخالفت ان متعدد فیصلے جات سے بھی ہوتی ہے جو اپنی میں خود مغرب کی مختلف عاداتیں سنا چکی ہیں۔ اس کے باوجود دینش حکمرانوں کا یہ عذر عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصدقہ ہے اور دیگر حکمرانوں کی ان سے ہم نوائی دراصل اسلام سے دشمنی کا برلا اظہار ہے۔ میڈیا کے ملبوتے پر اسلام کے بارے میں پیدا کیا جانے والا تعصب مختلف مراحل پر اپنارنگ دکھار رہا ہے اور اس کو اپنے لبرل قوانین کا تحفظ پہنانے کی

ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔

یورپی یونین کی ہیومن رائٹس کی اعلیٰ ترین عدیلی نے سال ۱۹۹۶ء میں برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز کے توہینِ مسح کے مقدمہ میں فیصلہ پر اوپر درج شدہ آرٹیکل ۱۰ کے تحت اپیل کی شاعت کے بعد ایک اہم اور دلچسپ مقدمہ ڈھنڈو بنام مملکت برطانیہ میں بڑا اہم فیصلہ صادر کیا تھا جو یورپی یونین کے تمام ممبر ممالک پر لاگو ہے۔

یہ کیس ایک ایسی فلم کے بارے میں تھا جس سے حضرت عیسیٰ کی توہین کا تاثر ابھرتا ہے اور اس کو برطانوی سنپر بوزڈ نے اس بنا پر نمائش سے روک دیا کہ اس سے عیسائی شہریوں کے جذبات مشتعل ہونے کا اندازہ ہے۔ سنپر بوزڈ کے اس فیصلہ کے خلاف فلمز نے برطانیہ کی سب سے بڑی عدالت 'ہاؤس آف لارڈز' میں اپیل کی، جہاں اس عدالتِ عظیٰ کے ایک لبرل نج اسکار مین نے یہ قرار دیا کہ "توہینِ مسح کا قانون برطانیہ کے لئے ناگزیر ہے۔" اس عدالت نے بھی ایسی فلم کی نمائش روکنے کا فیصلہ برقرار رکھا۔ فلمز نے پھر اس فیصلہ کے خلاف حکومت برطانیہ کو فریق بنتے ہوئے حقوقی انسانی کی اعلیٰ ترین عدالت میں اس فیصلہ کو درج بالا آرٹیکل ۱۰ کی رو سے چیخ کر دیا۔ یورپی یونین کی اعلیٰ ترین عدالت نے اس آرٹیکل کی تشریع کرتے ہوئے یہ قرار دیا کہ "توہینِ مسح کے قانون کی بدولت حقوق انسانی کا تحفظ برقرار رہتا ہے۔" چنانچہ سابقہ فیصلوں کو برقرار رکھا۔

◎ ہیومن رائٹس کمپیٹ کے ایک مشہور کیس Faurisson VS France کا عدالتی فیصلہ ملاحظہ ہو:

"ایسے پیانات جو یہودیت و ہمن جذبات کو ابھاریں یا انہیں تقویت دیں، پر پابندیوں کی اجازت ہوگی، تاکہ یہودی آبادیوں کے مذہبی منافرتوں سے تحفظ کے حق کو بالادرست بنایا جاسکے۔"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور میں شائع ہونے والے ضمنوں یورپ اور توہینِ انبیاء میں مجاہد ناموں رسالتِ جناب محمد امیل قریشی ایڈوکیٹ لکھتے ہیں:

"یورپ کی عیسائی اور نہاد سیکولر حکومتوں کا شروع سے یہ عجیب و غریب دوہرا معیار رہا ہے کہ اپنے ملکوں میں تو توہینِ مسح کے جرم کی علیین سزا، سزاے موت نافذ رہی ہے جواب بھی عمر قید کی صورت میں موجود ہے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان یا دوسرے مسلمان ملکوں میں صحیح اسلام ﷺ کی اہانت کی سزا کا سرے سے وجود ہی نہ رہے کیونکہ اس سے عیسائی اور دیگر اقلیتوں کے انسانی حقوق مجرور ہوتے ہیں۔"

مغوب کی مناقفانہ روشن: ان خاکوں کی اشاعت کے لئے بہت سے اخبارات نے یہ موقف بھی اختیار کی کہ سیکولر معاشرے کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے وہ مذہبی نظریات کے تحفظ کے پابند نہیں۔ دوسری طرف ان ممالک

کے آئین اس امر کی صفات بھی دیتے ہیں کہ وہ اپنے ہاں بننے والوں میں کسی نہیں امتیاز کو جگہ نہیں دیں گے، لیکن ان ممالک کا عملی روایہ اس دعویٰ کے برعکس ہے۔ ان ممالک میں عیسائیت اور یہودیت کو جو تحفظ حاصل ہے اور قوانین میں ان کی جو تربیحی حیثیت موجود ہے، اسلام کو یہ تحفظ کسی مرحلہ میں بھی میراث نہیں۔

♦ ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک میں یہودیوں کے جرمی میں قتل عام کی خود ساختہ تاریخ اور ان کی مظلومیت کو پورا تحفظ دیا گیا ہے۔ اس مزعومہ قتل عام (ہولوکاست) میں مقتولین کی تعداد کو ۵۰ لاکھ سے کم بیان کرنا کسی کے مجرم بننے کے لئے کافی ہے۔ حتیٰ کہ اس کہانی کے کسی جز کا بھی انکار کرنا ۲۰ سال تک قید کی سزا کا مستوجب ہے۔ ان ممالک کا یہ قانون نہیں امتیاز پر واضح دلیل اور آزادی اظہار پر صاف تدغی ہے۔ لیکن چونکہ اس سے یہودیوں کی دل شکنی ہوتی ہے، اس لئے اس کو تو قانونی تحفظ عطا کیا گیا ہے، لیکن مسلمانوں کی دنیا بھر میں بالخصوص ڈنمارک میں دل شکنی کوئی جرم نہیں۔ یہ تضاد مغربی لبرل ازم کا پورا پول کھوتا ہے.....!

♦ برطانیہ میں حضرت عیسیٰ کی توہین پر موت کی سزا موجود ہے اور اس سزا کو عالمی عدالت انصاف بھی مختلف موقوتوں پر تسلیم کرچکی ہے گویا وہ برطانیہ کے اس تصور قانون کی مؤید ہے جیسا کہ اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی توہین کو آزادی اظہار کے دائرے میں لانا کیوں برطانوی حکومت کو گوارا نہیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ کے اس قانون کا دائرہ صرف چرچ کے تحفظ تک ہی کیوں محدود ہے؟ یہ قوانین شہریوں میں عدم مساوات اور نہیں امتیاز پر واضح دلیل ہیں۔

♦ حضرت عیسیٰ کی توہین کا ایک کیس آسٹریا میں بھی ۱۹۹۰ء میں زیر ساعت لایا گیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قانون دیگر مغربی ممالک میں بھی موجود ہے۔ اس کیس اٹوپر پینگر انٹیشورٹ بیام آسٹریا کے فیصلہ میں عدالت نے تحریر کیا:

”دفعہ ۹ کے تحت نہیں جذبات کے احترام کی جو صفات فراہم کی گئی ہے، اس کے مطابق کسی بھی نہیں کی توہین پر مبنی اشتعال انگیز بیانات کو بدنتی اور مجرمانہ خلاف ورزی قرار دیا جاسکتا ہے۔ جمہوری معاشرے کے اوصاف میں یہ وصف بھی شامل ہے کہ اس نوعیت کے بیانات، اقوال یا افعال کو خلی، بردباری اور برداشت کی روح کے منافی خیال کیا جائے اور درسروں کے نہیں عقائد کے احترام کو صدقی صدقی بنا لایا جائے۔“

♦ ۱۹۸۹ء میں ایک فلم Visions of Ecstasy کو برطانوی سنپر بورڈ نے اس بنیاد پر نمائش سے روک دیا کیونکہ اس میں چرچ کی توہین پائی جاتی تھی۔ حالانکہ بعد ازاں وہ یہ ثابت نہیں کر سکے کہ اس میں توہین آمیز اور قابل

اعتراض چیزیں کہاں پائی جاتی ہیں؟

* اس واقعہ میں ہمہ قسم کے نسلی امتیاز (یا تعصبات) کے خاتے پر عالمی کونشن ICERD کی بھی صریحاً خلاف ورزی کی گئی ہے۔ جس کی رو سے نسلی برتری، نفرت اگیز تقاریر اور نسلی تعصب کو ابھارنے کے عمل کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ اور اقوام متعددہ پر لازم ہے کہ اس قسم کے قابل تعریر اقدامات کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دے۔ ایسے معاشرے جہاں مذاہب کی بنیاد پر تفریق منوع ہے، وہاں اسلام کو نظر انداز کر کے دیگر مذاہب کو یہ تھہر عطا کرنا بذاتِ خود قابل مواعظہ اور مذہبی امتیاز کا مظہر ہے۔ یہ مغرب کی اس منافقت کا پول ہوتا ہے جو آئے، وہ مذہبی مساوات کا دعویٰ کرتی اور مسلم ممالک کو اس کا درس دیتی رہتی ہے۔ بالخصوص اس وقت جب جمہوری اصولوں کی دعوییدار حکومتیں اس حقیقت کے علی الرغم اس زیادتی کا ارتکاب کریں کہ یہ دنیا میں پائے جانے والے ڈیڑھ ارب بھت دنیا بھر کی چوتھائی آبادی کے مذہبی جذبات کا تمثیر آڑانا ہے۔

③ اسلام کی توہین؛ ایک جرم مسلسل

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کوئی وقتی مسئلہ نہیں کہ اس پر مسلمان اپنے غم و غصہ کا اظہار کر کے اپنا احتجاج رکھے۔ کرالیں اور اسے ہی کافی سمجھیں۔ بلکہ اگر صرف گذشتہ چند برس کی تاریخ کو پیش نظر کھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ توہین اسلام غیر مسلموں کا ایک مسلسل روایہ ہے، جس کا ارتکاب غیر مسلم عرصہ سے کر رہے ہیں اور اس کو کافر حکومتیں لگا تاریخ تحفظ عطا کرتی ہیں۔ اس جرم کے مرکبین ان کی آنکھ کا تارا اور ان کی عناقتوں کا مرکز و محور ٹھہر تے ہیں۔ ان واقعات کے بارے میں حسب ذیل اشارے اس مسلسل رجحان کی عکاسی کرنے کے لئے کافی ہیں جس کے مدارک کے لئے امت مسلمہ کو سمجھیگی سے غور کرنا، اس کی وجوہات تلاش کرنا اور اس کے خاتمے کے لئے ہوس اقدامات بروئے کار لانا ہوں گے:

ص ۸۰۹ کی دھایکوں میں سلمان رشدی کی شیطانی آیات اور تسلیمہ نسرين کے ناویں کی اشاعت او ر مغرب میں ان کی ریکارڈ تعداد میں فروخت، بعد ازاں ان دونوں ملعون شخصیات کو مغربی حکومتوں کا سرکاری پروڈوکول پیش کرنا اور ان کے گرد حفاظتی حصار قائم کر کے مقبول عام شخصیتوں کا درجہ دینا۔

ص نواز حکومت کے دورے دور میں دسیکوں کا توہین رسالت کا ارتکاب اور راتوں رات انہیں جرمی کی حکومت کے تحفظ میں دینے کے لئے پاکستانی ائمہ پوروں سے باعزت روائی

ص جنوری ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر ایک حیا باختہ لڑکی کے سامنے مسلمان نمازیوں کو اس حالت میں سجدہ میں گرا

ہوا کھلایا گیا کہ وہ اسی کی عبادت کر رہے ہیں۔ اس پہنچت۔ روزہ وجود کراچی ٹیل توجہ دلائی گئی۔

ص ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر قرآن کی دو جعلی سورتیں 'دی چینخ'، کے عنوان سے شائع ہوئیں اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ وہ مظلوم سورتیں ہیں جنہیں مسلمانوں نے اپنے مقاصد کی راہ میں رکاوٹ بھختے ہوئے قرآن سے نکال باہر کیا ہے۔ **نعوذ اللہ**

ص ۲۰۰۱ء میں 'دنی ریسل فیس آف اسلام' نامی دیوبندی سائبنت پر بنی کریم ﷺ سے منسوب چھ تصاویر کے ساتھ ہٹک آمیز مضامین شائع کئے گئے، جن میں اسلامی تعلیمات کو مخ کر کے یہ تاثر ابھارا گیا کہ مسلمان اپنے سواتام دیگر انسانوں بالخصوص یہود و نصاریٰ کو واجب القتل بھختے ہیں۔ بنی کریم ﷺ سے تصاویر منسوب کر کے یہ دعویٰ کیا گیا کہ آپ دنیا میں قتل و غارت اور دہشت گردی کے علمبردار ہیں۔ **نعوذ اللہ**

ص ۲۰۰۲ء میں ہالینڈ کے شہر ہیگ سٹ میں Submission نامی فلم میں اسلامی احکامات کا مذاق اڑایا گیا اور برہنہ فاحشہ عورتوں کی پشت پر قرآنی آیات تحریر کی گئیں۔ قرآنی احکام کو ظالمانہ قرار دینے کی مظکر کشی کرتے ہوئے مغرب میں بننے والے انسانوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ اس دین سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس کے نتیجے میں وہاں مسلم کش فسادات شروع ہو گئے۔ آخر کار ایک مرکشی نوجوان محمد بوہیری نے اس گستاخ قرآن 'وان گون'، کو اس کے انعام تک پہنچایا۔

یاد رہے کہ اس فلم کا سکرپٹ نا یکھریا کی سیاہ فام مرتد عورت عایان ہرشی علی نے لکھا تھا، جب یہ عورت ہالینڈ میں سکونت پذیر ہوئی تو مسلمانوں نے اس کی سرگرمیوں پر احتجاج کیا، آخر کار ڈچ حکومت نے اس عورت کے تحفظ کے لئے اسے سرکاری پروٹوکول فراہم کر دیا۔

ص ۲۰۰۵ء میں فرقان الحق نامی کتاب شائع کر کے اسے مسلمانوں کا نیا قرآن متعارف کرانے کی نہ ہوم مساعی شروع کی گئیں۔ ۳۶۲ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۸۸ آیات میں خود ساختہ نظریات داخل کئے گئے جس کی قیمت ۲۰ ڈالر رکھی گئی۔

ص ۲۰۰۵ء میں امینہ وود نامی عورت نے اسری نعمانی کی معیت میں امامت زن کے فتنے کا آغاز کیا اور مغربی پرلس نے اس کو خوب اچھالا۔

ص مئی ۲۰۰۵ء میں نیوز ویک نے امریکی فوجیوں کی گواہتا ناموبے میں توہین قرآن کے ۵۰ سے زائد واقعات کی روپورٹ شائع کی جس کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا۔

صہے ستمبر ۲۰۰۵ء میں جیلاٹ پوشن نامی ڈپٹی خبار تھیں تو ہیں رسول ﷺ کا ارکاب کیا گیا۔ جس کے بعد وہاں کے کئی جرائد نے انہیں دوبارہ شائع کیا۔ بعد ازاں فروری ۲۰۰۶ء میں کئی مغربی اخبارات نے ان تو ہیں آئیز کارٹونوں کو اپنے صفحہ اول پر شائع کیا۔

تھی رحمت محمد عربی ﷺ کی شان میں گتابخیوں کا یہ سلسلہ ان چند سالوں پر ہی محيط نہیں بلکہ دشمنانِ اسلام نے آپ کی شانِ رسالت گوہیشہ اپنی کم ظرفی اور کمیتگی کے اظہار کے لئے نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ قرونِ وسطیٰ میں جان آف دشمنی (۷۰۰ تا ۷۵۳ھ) وہ پہلا نامدار شخص ہے جس نے آپ ﷺ پر ازالات و اتهامات کا طومار باندھا اور بعد ازاں اکثر ویثیر مستشرقین نے انہی ازالات کو دہرا�ا۔

◎ مشہور مستشرق فنگری واث اپنی کتاب 'محمد ایت مکہ' میں لکھتا ہے کہ "مغربی مصنفوں محمد ﷺ کے بارے میں بذریعین چیز پر بھی یقین کرنے کو ہر دم آمادہ رہتے ہیں۔ دوسرا طرف جہاں کہیں اپنے کسی مذموم فعل کی کوئی ممکن توجیہ نہیں میر آئے، اسے حقیقت تسلیم کرنے میں لمحہ بھرتاں نہیں کرتے۔"

◎ انسیکلو پیڈیا برٹائیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے: "بہت کم لوگ اتنے بد نام کے گئے جتنا محمد ﷺ کو بد نام کیا گیا، قرونِ وسطیٰ کے عیسائیوں نے ان کے ساتھ ہر ازالہ کو روکا رکھا ہے۔" (ایئیشن ۱۹۸۲)

◎ A History of Medieval A کا مصنف جے جے سانڈرز لکھتا ہے: "اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پیغمبر عربی کو عیسائیوں نے کبھی ہمدردی اور توجہ کی نظر سے نہیں دیکھا، جن کے لئے حضرت عیسیٰ کی ہستی ہی شفیق و آئیڈیل رہی ہے۔ صلیبی جنگوں سے آج تک محمد ﷺ کو تمازحِ حیثیت سے ہی پیش کیا جاتا رہا اور ان کے متعلق بے سرو پا حکایتیں اور بے ہودہ کہانیاں پھیلائی جاتی رہیں۔" (ص ۳۵، ۳۷، ۱۹۶۵)

عیسائیوں اور غیر مسلموں نے اسلام کی راہ روکنے کے لئے تا جدارِ رسالت کی شان میں تو ہیں میں تو ہیں کے علاوہ تقید کا رویہ بھی اپنایا لیکن اس تقید کا جواب ہمیشہ سے مسلم علماء نے مبرہن انداز میں دیتے ہوئے ان کے اعتراضات کا خاتمہ کیا۔ مذکورہ بالا واقعات کی نشاندہی اور اقتباسات کی پیشکش کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان اسلام یا نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر علیٰ تبادلہ خیال بھی گوارا نہیں کرتے لیکن تقید اور تو ہیں میں بڑے بنیادی فرق ہیں۔ مسلمانوں نے مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دلائل و برائیں سے ساتھ دیا ہے لیکن تو ہیں رسالت کے مکتبین کے خلاف ہمیشہ ہی صدائے احتجاج بلند کی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی جہد و سعی بروے کار لائے۔

﴿مَذْكُورَهُ بِالاِوْاقِعَاتِ كَا تِلْسِلِ جَهَانِ مَغْرِبِي اَوْ تَعْصِبِي كَآئِنَّهُ دَارٌ هُوَ وَهُوَ اَسِّ مُسْلِمَانُوْنَ كَلَمَنَ لَعْنَهُ غُورٌ وَفَكْرٌ كَبِيْحِي كَافِي سَامَانَ مَوْجُودٌ هُوَ... كَسِيْ قَوْمَ كَمَذْكُورَهُ تَصْوِيرَاتٍ، شَعَارَهُ اَوْ مَقْدِسَ خَصَيْتَهُ كَيْ بَهْرَمَتِي كَهْ لَكَاتَارِ وَاقِعَاتِ اَسِ اَمْرَ كَمَيْنَ شَبُوتَهُ بِهِنَّ كَهِ اَسِ كَاجْدَلِي كَهْكَلَا هُوَ چَكَا هُوَ... اِسْلَامَ جَوْكِي صَدِيَّاَنَ دَيَّاَنَ كَيْ قِيَادَتِهِ كَهْ مَنْصَبَ پَرْ فَاقِزَرَهُ اَهِيْ، آجَ اِيكِ مَظْلُومَ نَمْهَبِ مَيْنَ تَبْدِيلَهُ هُوَ چَكَا هُوَ... مُسْلِمَانُوْنَ کَيْ رُوزَ بَرْ رُوزَ بَرْهَمَيْيِ عَدْدِي اَكْثَرِيَّةِ اَوْ هَرْتَمَ كَمَسَكَ سَمَّاَنَ مَيْنَ مَالَ مَالَ هُونَهُ کَيْ بَاهِجَوْ اِسْلَامَ کَيْ عَالِمَيْنَ پَيَانَهُ پَرْ قَدَرَهُ وَقَعْتَ رُوزَ بَرْ رُوزَ کَمَ کَيَوْنَ هُونَتِي جَارِهِي بِهِنَّ؟ اَسِ کَيْ بَعْضَ وَجْهَهُوْنَ کَيْ بَجاَنَهُ خُودَهُهَارَهُ اَپَنَّهُ انْدَرَ پُوشِيدَهُ بِهِنَّ!!﴾

تَوْهِينَ کَيْ اِيكِ شَكْلَ تَوْهِهِ هُوَ جَسَ کَارِتَكَابَ آَرَنَے رُوزَغَيرَ مُسْلِمَ کَرَرَهُ بِهِنَّ اوْ اِيكِ تَوْهِينَ وَهُوَ هُوَ جَسَ کَاهِمَ اللَّهَ کَهْ اَحْكَامَاتَ اوْ زَبِنيَّ کَرِيمَ نَبِيَّکَهِ کَمَدِسَ فَرَمَيْنَ کَوْرُوْبَعْلَنَهُ لَاكَرَ، اَنَ کَيْ نَافِرَمَانِيَ کَرَتَهُ بَهْ هَرْ رَحْلَهُ اَنَ کَيْ تَوْهِينَ کَهْ مَرْتَكِبَ هُورَهُ بِهِنَّ۔ تَوْهِينَ کَيْ اِسَ مَسْلِلِ اِرْتَكَابَ کَيْ بَناَپَرَغَيرَوْنَ کَويِهِتَ پَيَداَهُوَیَ کَهْ وَهُ اِسْلَامَ اوْ اَسِ کَهْ مَقْدِسَ نَبِيَّکَهِ کَوْاَپَنَتَخَتَهُ مَشْقَ وَتَمَ بَنَاَسَکِيْنَ۔ آجَ دَيَّاَنِ مَيْنَ ۶۰ کَيْ لَگَ بَجَگَ اِسْلَامِيَ حَكْمَتِيَّنَ پَائِيَ جَاتِيَهُ لَكِنَ مَقَامَ عَارِيَهُ هُوَ کَيْ اِيكِ جَگَهُ بَهِيَ اِسْلَامِيَ مَعَاشِرهِ اَپِيَ کَاملَ شَكْلَ مَيْنَ مَوْجُودَهُنَيْنَ۔ اِيكِ آَدَهُ جَزوَيِ اِسْتَشَا کَهْ سَاتَهُ تَامَ مَمَالِکَ مَيْنَ غَيرَ اِسْلَامِيَ نَظَامَهُ بَاهِيَ مَعاشرَتَکَيْ بَهْرَمَارَهُ بِهِنَّ گَويَا عَمَلاً اِسْلَامَ تَارِخَ کَهْ صَفَاتَ پَرْ نَظَرَآَتَهُ بِهِنَّ یَا كَتابُوْنَ کَهْ اَورَاقَ مَيْنَ مدْفُونَهُ بِهِنَّ!!

اِسْلَامَ اِيكِ عَظِيمَ نَظَريَّهِ حَيَاتَ اوْ طَرِيزَ زَندَگِيَ هُوَ، جَبَکَهُ کَفَرَ اِيكِ کَمَ تَرْ مَعَاشِرَتَ اوْ تَهْنِيَّهُ وَتَدْنِيَّنَ کَا حَامِلَ هُوَ، لَيْكَنَ اِسَ کَيْ بَرْتَرِيَهُ يَهُ کَهْ وَهُ جَسَ اِمْرَکَوْ دَرَسَتَ سَجَحَتَهُ بِهِنَّ، اَسِ کَوْرُوْبَعْلَنَهُ لَانَے سَهْ بَچَچَاتِهِنَّ اَوْ هَمَ جَسَ کَوْحَنَ جَانَتِهِنَّ بِهِنَّ، اِسَ کَيْ تَعْرِيفَ وَتَوصِيفَ کَرَتَهُ تَوْهِينَ زَبَانَ تَحْكَمَتِهِنَّ لَيْكَنَ اَسِ کَوْرُوْبَعْلَنَهُ لَانَے اوْ رَاهَيِنَ پَرْ اَجْمَاعَ وَافْرَادَ پَرْ نَافِذَ کَرَنَهُ کَهْ هَمَ مَيْنَ هَمَتَهُنَيْنَ۔ هَمَلِيَ مَنَافِقَتَکَيْ بَدَرَتِينَ صَورَتَکَاشَكَارَهُنَيْنَ جَسَ مَيْنَ قولَ وَ فعلَ مَيْنَ بَعْدَ اِلمَشَرَقِينَ پَيَادَا جَاتِا هُوَ۔ اَگرَ اِسْلَامَ پَرْ هَمَارَادِلَ وَ جَانَ سَهْ لَيْقَيْنَ هُوَ تَوْهِينَ خَيْرَ وَ فَلَاحَ اَسِ پَرْعَلَ کَرَنَهُ مَيْنَ مَضَرَهُ لَيْكَنَ اِسْلَامَ سَهْ مَحْفَلَ اِيكِ جَذَبَاتِيَ تَعْلِقَ اِسْتَوارَ کَرَنَهُ کَهْ بَعْدَ هَمَ هَرْ تَصُورَ وَ نَظَريَّهِ کَهْ لَعْنَهُ مَغْرِبَ سَهْ بَهِيَکَهِ مَانَگَتَهُنَيْنَ هُوَ۔ قَرَآنَ کَرِيمَ کَهْ هَرْ هَرْ لَفْظَ پَرْ هَمَسِ اِيمَانَ رَكْنَتَهُ کَادَعَوَيِّ هُوَ، لَيْكَنَ اَسِ قَرَآنَ کَاهِيَ حَکَمَ هَمَارِيَ نَظَروْنَ سَهْ کَيَوْنَ اوْ جَهَلَ هُوَ چَكَا هُوَ.....

﴿وَأَعِدُّوْنَاهُمْ مَا اسْتَطَعْنَمُ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عُدُوُّ اللَّهِ وَعُدُوُّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (الْأَنْفَال: ۲۰)

”اوْرَمَ غَيرَ مُسْلِمَوْنَ کَهْ لَعْنَهُ بَقِرَ اِسْتَطَاعَتَ قَوْتَ تَيَارَهُکَوَ، اَيْسَهُ بَهِيَکَوَوْنَ کَيْ تَيَارِي بَهِيَ (جَسَ کَافِكَدَهُ یَهُ وَگَا کَرَهُ)

تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اور ان پر رعب طاری کر سکو گے جن کو تم تو نہیں جانتے، لیکن اللہ جانتا ہے۔“
 اس آیت میں یہ حقیقت واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ اسلام کو دنیا کا کوئی لا دین تصور و نظریہ بھی گوار نہیں کر سکتا
 اور سب لوگ اس کی مخالفت میں مکجا ہیں۔ کفار سے متنی بر انصاف رویے ٹھوڑ رکھوانے کی واحد بنیاد یہ ہے کہ مسلمان
 اپنی حرbi قوت سے ان پر رعب و بہت برقرار رکھیں وگرنہ سب غیر مسلم قومیں مل کر اسلام پر حملہ آور ہو جائیں گی۔
 ہماری نظر میں توہین کے ان مسلسل واقعات کا واحد حل یہ ہے کہ مسلمان خلوص دل سے اسلام کو اپنی زندگیوں اور
 اپنے معاشروں پر نافذ کریں، اپنی حد تک اسلام کی پابندی کو اپنے اوپر لازمی قرار دیں اور اسلام کی اس پابندی سے
 ہر قسم کے شرعی فرض کی تکمیل داخل ہے، جن میں علوم و فون میں اپنی کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کرنا اور مسلم
 معاشرے کی ہر میدان میں تعمیر کر کے مسلمانوں کو ایک مضبوط ملت بنانا بھی شامل ہے۔ اگر ہم اسلام کو حریز جان
 بنائیں اور نبی ﷺ کے فرماں دین ہماری آنکھوں کا سرمد ہوں تو اس کے بعد غیر مسلموں کو یہ جرأت ہر گز نہیں ہو سکے گی کہ
 وہ مسلمانوں کے مقدس شعائر اور نامور شخصیات کی بے حرمتی کا خیال بھی دل میں لائیں۔

اج آیاتِ الہی اور فرماں نبویہ کی بے حرمتی کے پس پرده مغرب کا یہ طنز چھپا ہوا ہے کہ وہ ہمیں اپنے شعائر کی
 حرمت کے تحفظ پر قادر ہی نہیں خیال کرتے و گرنہ ان کو لگاتار ایسا رویہ اپنانے کا موقع کیوں کر ملتا۔

﴿ مغربی میڈیا اور حکومتوں کی اسلام سے یہ مضمکہ آرائی مسلم حکمرانوں کی بے حرمتی اور مفاد پرستی کا بھی نوح
 ہے !! مسلم حکمران اگر آج بھی غیروں کی کاسہ لیسی چھوڑ کر اپنے مسلمان عوام کی رائے کا احترام کریں اور عوام کو اپنی
 مقبولہ جا گیر سمجھنے کی بجائے ان کی نمائندگی کا راستہ اختیار کریں تو نہ صرف اس سانحہ سے بلکہ امت مسلمہ کو درپیش
 متفقہ مسائل سے نجات حاصل کرنے کا باعزم راست مل سکتا ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ مغربی طرز حکومت ملکی حد بندیوں اور چار دیواریوں میں مقید نظام حکومت کا تصور پیش
 کرتا ہے، جبکہ اسلام اللہ کے ماننے والے تمام مسلمانوں کو ایک ملت اسلامیہ اور جسد واحد کا تصور دیتا ہے۔ لیکن دنیا
 کی عملی صورت حال آج بالکل اس کے برعکس ہے۔ اسلام کا یہ سیاسی نظریہ آج مغرب نے اپنے حریز جان بنایا ہوا ہے۔
 خود تو امریکہ ۵۰ ریاستوں کے ساتھ پورے بر اعظم کو ایک خلومت میں سمیئے بیٹھا ہے اور دوسرا طرف یورپی ممالک
 نے یورپی یونین کے ذریعے آپس میں ایک دوسرے کو متحد کر رکھا ہے۔ آپس میں آمد و رفت کی پابندیوں اور تجارتی
 بندشوں سے آزاد یورپی ممالک فقط انتظامی لکیروں کی حد تک متعدد ممالک ہیں جبکہ مشترکہ کرنی، کیش القومی تجارتی
 کمپنیوں، مشترکہ عدالت ہائے انصاف اور یورپی یونین کے قوانین نے ذریعے یہ تمام ملک داخلی شخص کے باوجود

ایک بڑی اکائی میں متحد و یکجان ہیں۔ ان کی قوت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے !!
 جبکہ دوسری طرف مسلمان ممالک اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے، اقوام متحده اور عالمی تنظیموں کے بل
 بوتے پر آپس میں تقسیم در تقسیم ہو رہے ہیں۔ اور اس تمام تر تقسیم کو مغرب کے پوردہ مسلم حکمران ہر طرح سے تحفظ
 بھی فراہم کر رہے ہیں۔ یہاں ملکی لکیروں کو اتنا گہرا تقدس بخش دیا گیا اور ان میں وطن پرستی کا وہ صور پھونکا گیا ہے کہ
 ان کے مشترکہ ملی مفادات کے لئے مل بیٹھنے کے امکانات دور دور تک نظر نہیں آتے۔ نسلی وحدت اور تہذیبی مماثلوں
 کے باوصف سب سے زیادہ ان مسلمانوں کا مذہبی و دینی تشخص اور نظریات و تصورات یکساں ہے، تاہم ان کے مشترکہ
 ملی سائل حل کرنے اور انہیں آپس میں متحد کرنے کے لئے مناسب ٹھوس اقدامات بروئے کارنہیں لائے جا رہے۔
 مسلمانوں کا سیاسی ادارہ 'خلافت' جو اسلام کی عظمت و سطوت کا نشان تھا، اس کی بساط اس طرح پیٹھی گئی ہے کہ دوبارہ
 اس طرف کوئی مسلم حکومت پلٹ کر بھی نہیں دیکھنا چاہتی !!

اس المناک سانچے کے مرحلے پر بھی ایک بار پھر یورپی یونین نے اپنے اتحاد و اشتراک کے بل بوتے پر مسلم
 حکمرانوں کو گوگوکی کیفیت سے دوچار کر دیا ہے۔ ڈنمارک کے بعد دیگر یورپی ممالک میں ان خاکوں کی اشاعت کی
 حدادش یا محض اتفاق پر مل نہیں بلکہ ڈیش وزیر اعظم کی دیگر یورپی ممالک سے رابطوں کا نتیجہ ہے۔ دیگر ممالک میں ان
 کارٹونوں کو شائع کرانے کے پس پرده یہ ہدف کار فرمایا ہے کہ امت مسلمہ کسی ایک ملک کی مصنوعات کا بایکاٹ کرنے
 پر تو قدرت رکھتی ہے لیکن ان تمام ممالک اور یورپی یونین کی مصنوعات کو ترک کرنے کی البتہ نہیں رکھتی۔ گویا اس
 طرح وہ اس جرم میں بھی اپنے ساتھی کی معاونت سے پیچپے نہیں ہٹتے!

اس واقعہ کا روشن پہلو یہ ہے کہ جس طرح دنیا بھر میں مسلمانوں نے اپنے احتجاجات کا واضح اظہار کیا ہے، اور
 امت مسلمہ میں کلی اتفاق رائے حاصل ہوا ہے، اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اامت مسلمہ کو کسی ایسے مرکزی قلم میں پر ویا
 جاسکتا ہے جس کے بعد آئندہ مغربی ممالک کی اس ثقافتی جارحیت کے علاوہ ان کی سیاسی جارحیت کا توڑ بھی ہو سکے
 گا۔ جس طرح یورپی یونین نے یہ اعلان کیا کہ کسی ایک ملک پر حملہ تمام ممبر ممالک پر حملہ سمجھا جائے گا اور سب مل کر
 اس کا جواب دیں گے، اسی طرح مسلمانوں کو اپنے ہی سیاسی فلسفے ملی وحدت کے احیا کے اس نادر موقع سے فائدہ
 اٹھانا چاہئے۔

مسلم حکمرانوں کی سپرقوتوں کے سامنے کا سہ لیکی، اقتدار پرستی اور مغرب نوازی اب ایک پختہ روایت بن چکی
 ہے، جن سے بہت سی توقعات و ابستہ کرنے کی بجائے امت مسلمہ کے میں الاقوامی اداروں کو ہی اپنا کردار ادا کرنے

کے لئے میدانِ عمل میں آتا ہوگا۔ امتِ مسلمہ کے بین الاقوامی ادارے اپنا مقصد جوازِ کھودیں گے، اگر وہ اس مرحلے پر امت کے اجتماعی موقف کو کوئی نتیجہ خیر شکل دینے پر قادر نہیں ہوتے.....!!

الفرض ہماری نظر میں اس مرحلے پر مسلمانوں کا اسلام کی طرف رجوع، اجتماعی و اقتصادی سطح پر اسلامی احکامات کو اپنانا، مسلم حکمرانوں کو پوری مسلم امداد کو سیاسی وحدت میں پروٹے اور مشترکہ قوت کی طرف بڑھنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھانا اور عالمی اسلامی تنظیموں کو اس موقع پر امت کے اجتماعی موقف سے مشترکہ مقاصد کی طرف پیش بندی کرتا ہی مفید حاصل ہے، جس کی بنا پر اسلامی اقدار کے لئے مستقل نویعت کے تحفظ کی توقع کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک نبی کریم ﷺ کی حقیقی شان و عظمت کا تعلق ہے تو ان کفار مخدومین کے کہنے سے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ جس نبی کو کائنات کا ربِ ذوالجلال (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) کی نوید سناتا ہے اور اس کے دشمنوں کو (إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) کی وعید دیتا ہو، اس کی شان کو ایسے حیران ہمکنندوں سے منایا نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ سے یہ وعدہ ہے:

(إِنَّ كَفِيلَكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخْرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضْيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السُّجَّدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ) (سورة الحج: ۹۵-۹۶)

”ہم تیری توہین کرنے والوں کو خوب کافی ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ بھی دوسرا اللہ کھڑا کرتے ہیں، عقریب انبیاء پتہ چل جائے گا۔ ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی اس تسلیمانہ حرکتوں سے تیرا سید بیگ ہوتا ہے (لیکن ان کی پرواہ مت کر) اور اپنے رب کی تسلیمان کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔ پھر اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا آنکہ تجھے موت آجائے۔“

یہ کتابچہ تعمیم کرنے کے لئے
دفتر ماہنامہ محدث لاہور
بیان رابطہ کریں:

فون: ۹۹۶۳۹۶، ۵۸۶۶۴۷۶، ۹۹۶۱ ماؤن، لاہور